قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعرات 23 دسمبر 2021ء | 18 جمادی الاول 1443 ہجری قمری | 23 فتح 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:305

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ

(التوبہ: 119)

ترجمہ: اے مومنو! خدا سے ڈرتے رہو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

فرمان خلیفہ وقت

آپؑ کی قوت قدسی نے صادقین کی ایک فوج تیار کی جو روحانیت میں اتنی ترقی کرگئی کہ ان کو صحابہ کا مقام حاصل ہوگیا اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادقؑ کی جماعت میں رہ کر آپؑ کے قرآنی علوم و معارف سے فیضیاب ہو کر ہی صادقین میں شمار ہوسکتا ہے تو جہاں اس آیت میں ایمان لانے والوں کو، تقویٰ کی راہوں پر چلنے والوں کو یہ حکم ہے کہ تم صادقوں کے ساتھ رہو وہاں ہمیں یہ بھی حکم ہے جس کی وجہ سے ہمیں ایک فکر پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہیے کہ خود بھی صادق بنو۔

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 393)

فرمانِ رسول ﷺ

انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تو اس سے خرید لے گا ورنہ کم از کم تو اس کی مہک سونگھ ہی لے گا اور بھٹی جھونکنے والا یا تو تیرے کپڑوں کو جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب مجالسۃ الصالحین)

حضرت سلطان القلم کے رشحات قلم

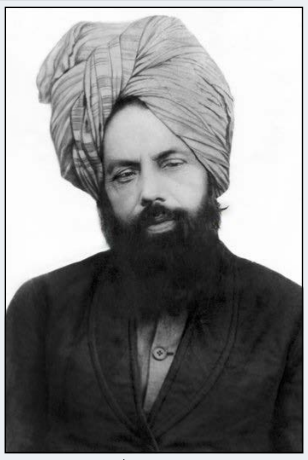

اللہ تعالیٰ نے ۔۔۔۔۔کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ کا حکم دے کر زندوں کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں اور ہم جو کسی دوست کو یہاں رہنے کے واسطے کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ محض اس کی حالت پر رحم کر کے ہمدردی اور خیرخواہی سے کہتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایمان درست نہیں ہوتا جب تک انسان صاحب ایمان کی صحبت میں نہ رہے اور یہ اس لیے کہ چونکہ طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں ایک ہی وقت میں ہر قسم کی طبیعت کے موافق حال تقریر ناصح کے منہ سے نہیں نکلا کرتی۔ کوئی وقت ایسا آجاتا ہے کہ اس کی سمجھ اور فہم کے مطابق اس کے مذاق پر گفتگو ہوجاتی ہے جس سے اس کو فائدہ پہنچ جاتا ہے اور اگر آدمی بار بار نہ آئے اور زیادہ دنوں تک نہ رہے تو ممکن ہے کہ ایک وقت ایسی تقریر ہو جو اس کے مذاق کے موافق نہیں ہے اور اس سے اس میں بددلی پیدا ہو اور وہ حسن ظن کی راہ سے دور جا پڑے اور ہلاک ہوجاوے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 339 ایڈیشن 1988ء)

اس شمارہ میں

- دلوں میں چین ہے اس دل نشیں کے صدقے (منظوم)
- جلسہ سالانہ کی سو منزلہ خوبصورت و دلکش عمارت
- حضرت مسیح موعودؑ کی مہمان نوازی
- دیارِ مسیح قادیان کا دینی سفر

دربارِ خلافت

اب بعض متفرق باتیں جو جلسہ کے تعلق میں ہیں میں کہنا چاہتا ہوں...

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس جو مہمان آ رہے ہیں اس نیک مقصد کے لئے آئیں اور اگر کوئی سہولت میسر آ جائے اور آرام سے یہ دن کٹ جائیں تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے یہ سامان مہیا فرما دیئے۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بغیر اجر کے کسی نیکی کو جانے نہیں دیتا تو آپ کے یہاں آنے کے مقصد کو ضائع نہیں کرے گا اور بے شمار فضل اور رحمتیں نازل ہوں گی۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ ایک دعا ہے جو آنے والے مہمانوں کو پڑھتے رہنا چاہئے۔ حضرت خولہؓ بنت حکیم بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی مکان میں رہائش اختیار کرتے وقت یا کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے کہ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ یعنی میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور اس شر سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے پناہ چاہتا ہوں۔ تو اس شخص کو یہاں کی رہائش ترک کرنے یا اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وشرہ)

یہ دعائیں پڑھتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر آنے والے کو ہر شر سے بچائے اور نیک اثرات لے کر یہاں سے جائیں اور نیک اثرات چھوڑ کر جائیں۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جلسے پر آنے والے مہمانوں کو یہ مقصد پیش نظر رکھنا چاہئے کہ آپس میں محبت و اخوت پیدا ہو تو اس بات میں جو تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی ہے اس کا بھی اس روایت سے اظہار ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کون سا اسلام سب سے بہتر ہے۔ فرمایا ضرورت مندوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر اس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے، سلام کہو۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب اطعام الطعام من الاسلام)

تو جب اس طرح سلام کا رواج ہو گا تو آپس میں محبت بڑھے گی۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جب آپ ایک دوسرے کو سلام کر رہے ہوں گے، ہر طرف سلام سلام کی آوازیں آ رہی ہوں گی تو یہ جلسہ محبت کے سفیروں کا جلسہ بن جائے گا کیونکہ محض للہ یہ سب عمل ہو رہا ہو گا تو اللہ کے پیار کی خاص نظر بھی آپ پر پڑ رہی ہو گی۔ اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر عورتیں بھی، بچے بھی، مرد بھی سلام کو بہت رواج دیں۔ کیونکہ اس سے ایک تو محبت بھی آپس میں بڑھے گی اور پھر اسلام کا صحیح نمونہ بھی پیش ہو رہا ہو گا جو غیروں کو بھی نظر آ رہا ہو گا۔

اب بعض متفرق باتیں جو جلسہ کے تعلق میں ہیں میں کہنا چاہتا ہوں جو مہمانوں، میزبانوں، ڈیوٹی والوں ہر ایک کے لئے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مسجد میں اور مسجد کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔ مسجد فضل میں جب یہاں سے جائیں گے وہاں بھی کافی رش ہوتا ہے۔

جلسہ کے دنوں میں یہ مارکی بھی مسجد کا ہی متبادل ہے بلکہ یہ پورا علاقہ یعنی جلسہ گاہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق وہی نظارے نظر آنے چاہئیں جو ایک ایسے پاکیزہ مقدس ماحول میں ہونے چاہئیں۔ جہاں صرف اللہ اور اس کے رسول کی باتیں ہو رہی ہوں، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی باتیں ہو رہی ہوں۔

جلسہ کے ایام ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ بڑی باقاعدگی کے ساتھ توجہ کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔

نمازوں اور جلسے کی کارروائی کے دوران بچوں کی خاموشی کا بھی انتظام ہونا چاہئے۔ ڈیوٹی والے بھی اس چیز کا خاص خیال رکھیں اور مائیں اور باپ بھی اس کا بہت خاص خیال رکھیں اور ڈیوٹی والوں سے اس سلسلے میں تعاون کریں۔ جو جگہیں بچوں کے لئے بنائی گئی ہیں وہاں جا کے چھوٹے بچوں کو بٹھائیں تا کہ باقی جلسہ سننے والے ڈسٹرب نہ ہوں۔

جلسہ کے دوران اگر کسی غیر از جماعت مہمان کی تقریر آپ سنیں، اس میں سے آپ کو کوئی بات پسند آئے اور اس کو خراج تحسین دینا چاہتے ہوں تو اس کے لئے تالیاں بجانے کی بجائے جو ہماری روایات ہیں اللہ اکبر کا نعرہ لگانا۔ ماشاء اللہ وغیرہ کہنا ایسے کلمات ہی کہنے چاہئیں کیونکہ تالیاں بجانا ہمارا شعار نہیں ہے۔ ہماری اپنی بھی کچھ روایات ہیں اور ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہاں پر بھی اور دنیا میں جہاں جہاں جلسے ہوتے ہیں انہیں روایات کا خیال رکھنا چاہئے۔

نعروں کے ضمن میں یاد رکھیں کہ ہر کوئی اپنی مرضی سے نعرے نہ لگائے بلکہ انتظامیہ نے اس کے لئے پروگرام بنایا ہوا ہے، نعرے لگانا کچھ لوگوں کے سپرد کیا ہوا ہے۔ وہی جب نعرے لگانے کی ضرورت محسوس کریں گے تو نعرے لگا دیں گے۔ لیکن بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کو اگر نعرے نہ لگ رہے ہوں تو تقریر کے دوران نیند آ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے پھر نعروں کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بے وجہ نعرے لگاتے جائیں تو نظم یا تقریر جو ہو رہی ہوتی ہے بعض دفعہ اس کا مزا نہیں رہتا۔ ایسے لوگ جن کو نیند آ رہی ہو خاموشی سے ساتھ والا ان کو ٹھوکا مار کر جگا دیا کرے۔

(خطبہ جمعہ 30/ جولائی 2004ء)

دلوں میں چین ہے اس دل نشین کے صدقے

دلوں میں چین ہے اس دل نشین کے صدقے
وفا نواز، محبت جبین کے صدقے

وہ مسکرائے تو ہر شخص مسکراتا ہے
وہ اپنے نور سے ہر تیرگی مٹاتا ہے
قدم قدم پہ زمیں اس کے ساتھ رکتی ہے
وہ آتے جاتے ہوئے ہاتھ جب ہلاتا ہے

زمیں کا حسن ہے سب اس حسین کے صدقے
وفا نواز محبت جبین کے صدقے

اک ایک بات میں اتنا وہ پیار دیتا ہے
کہ تین دن میں سبھی کو سنوار دیتا ہے
دعائیں اس کے دل و جان سے نکلتی ہیں
وہ بے قرار جہاں میں قرار دیتا ہے

اسے جو رب پہ ہے کامل یقین، کے صدقے
وفا نواز محبت جبین کے صدقے

نئی رتوں کا اجالا بنا ہوا ہے وہ
گلاب تازہ کی صورت کھلا ہوا ہے وہ
شبِ سیاہ میں تارے کی طرح رہتا ہے
کہ روشنی کے لیے دل دیا ہوا ہے وہ

شبِ بہشت کے ماہ مبین کے صدقے
وفا نواز محبت جبین کے صدقے

دیا جیم۔ فجی

اداریہ

جماعت احمدیہ کے عظیم الشان جلسہ سالانہ کی بنیادی اینٹ اور سو منزلہ خوبصورت و دلکش عمارت

مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اللہ سے اذن پا کر 1891ء میں ایک ایسے مبارک اجتماع کی بنیاد رکھی جو جلسہ سالانہ کہلایا۔ آغاز قادیان کی مسجد اقصیٰ سے ہوا جس میں 75 کے قریب مخلصینِ جماعت شامل ہوئے۔ چونکہ اس کی بنیادی اینٹ خود اللہ تعالیٰ نے رکھی تھی۔ اس کے اوپر اب دنیا بھر میں کثیر منزلہ سٹوری (Multiple story) یعنی عمارت قائم ہو چکی ہے۔ یہ ہم سب جانتے ہیں کہ سیاح دنیا کی منفرد اور بلند ترین عمارتیں دیکھنے کے لئے امریکہ، دوبئی، ملائشیا اور دوسری جگہوں کا وزٹ کرتے ہیں۔ روحانی معنوں میں اگر کسی نے بلند ترین عمارت دیکھنی ہو تو وہ جماعت احمدیہ میں بابرکت اور مقدس جلسہ سالانہ کی عالیشان عمارت کو دیکھے جو 100 سے زائد Stories (منزلوں) تک تعمیر ہو چکی ہے (یعنی 100 سے زائد ممالک میں یہ جلسہ بہت دھوم دھام سے اور نماز تہجد، دعاؤں، خصوصی عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں اور اسلامی روایات کے مطابق منایا جاتا ہے) جس میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں شرکاء نہ صرف پناہ لیتے ہیں بلکہ روحانی اور اخلاقی ماحول میں تین دن بسر کر کے اپنے جسموں کو صیقل کر کے اپنے قلب و ذہن کو جلا بخشتے اور صاف ستھرے ہو کر گھروں کو لوٹتے ہیں نیز روحانی عطر سے ممسوح کئے جاتے ہیں، ایسا عطر جس کی خوشبو کبھی ختم نہیں ہوتی۔

کچھ دنوں تک اس سو منزلہ عمارت کے گراؤنڈ فلور کے باسیوں (یعنی قادیان) کا 126واں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ جو 25,24 اور 26 دسمبر کو اپنے گلہائے رنگارنگ کی خوشبو سے ماحول کو معطر کرے گا۔ ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اسے مبارک اور کامیاب بنائے، آمین۔

ادارہ الفضل اس مبارک روحانی موقع پر قارئین کو جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی مبارکباد پیش کرتا ہے اور یہ بتانے میں خوشی محسوس کر رہا ہے کہ اس سوا سو (125 سے ایک اوپر) سالہ جلسہ قادیان کے موقع پر تاریخ جلسہ ہائے سالانہ پر مشتمل تاریخ ساز نمبر کی تیسری قسط مورخہ 20 تا 25 دسمبر 2021ء کے 6 شماروں میں آئے گی جن سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکے گا کہ کن مشکل حالات میں 130 سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کی بنیاد رکھی تھی۔ اور 75 افراد الہام ''یَاتِیۡکَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ۔ وَیَاتُوۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ'' کو پورا کرتے ہوئے اپنے نفوس، وقت اور اموال کی قربانی کرتے ہوئے اپنے آقا و پیشوا کے ایک اشارے پر بھاگے چلے آئے تھے۔ ان میں اکثر پا پیادہ اور بے سرو سامان تھے۔ جن کے چلنے سے مذکورہ الہام کے تحت راستوں میں گڑھے پڑتے تھے۔ اُدھر مولوی محمد حسین بٹالوی کے جوتے بٹالہ اسٹیشن تک بار بار آ کر اور قادیان کی زیارت کرنے والوں کو روکنے کے لئے گھستے گھستے ختم ہو چکے تھے اور مومنوں کو گمراہ کرنے کی امیدیں دم توڑتی جاتی تھیں۔ مگر ان مخلصین اور فدائین کا قادیان آنے کے لئے وارفتگی کے ساتھ تانتا بندھا رہتا تھا۔ اور یہ جماعت احمدیہ کی سچائی کا منہ بولتا ثبوت تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں ہی جلسہ سالانہ پر آنے والوں کی تعداد سینکڑوں سے نکل کر ہزاروں میں پہنچ چکی تھی۔ آج تو اس نظارہ کو کسی حد تک اپنے دلی جذبات کی زبان میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ کہاں 1891ء کے جلسہ میں 75 افراد نے شرکت کی اور اب 100 سے زائد ممالک میں نہ صرف جلسہ ہوتا ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لنگر بھی جاری ہوتا ہے، جو بجائے خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی پیش خبریوں کی تکمیل کو بڑی شان کے ساتھ پورا کرتا نظر آ رہا ہے۔ اور اب تو MTA کے مواصلاتی سیاروں کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ کا روحانی مائدہ گھر گھر، سینٹر سینٹر اور مسجد مسجد میں بٹ رہا ہے یعنی سننے اور دیکھنے کو ملتا ہے اور پیاسی روحوں کی تسکین کا باعث بنتا ہے۔ جہاں اکثر جگہوں پر 75 سے کہیں زیادہ احمدی افراد اور مدعو کئے گئے مہمان اکٹھے ہو کر جلسہ کا سماں بنا کر اس روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جہاں جسمانی تراوت اور سیری کا سامان یعنی لنگر مسیح موعودؑ بھی جاری ہوتے ہیں۔ بلکہ جلسہ کی خوشی اور اپنے آپ کو اس ماحول کا حصہ بنانے کے لئے گھر گھر میں خصوصی پکوان تیار ہوتے ہیں بلکہ مجھے یاد ہے کہ پاکستان میں گھروں میں جلسے کا ماحول بنانے کے لئے مونگ پھلی، ڈرائی فروٹ، کنو، مالٹے منگوائے جاتے ان کو کھاتے اور تقاریر سنتے اور روحانی و دنیاوی مزے سے لطف اندوز ہوتے تھے۔

مجھے بعض بزرگوں کے متعلق علم ہے کہ ایک وقت تک لوگوں کی کشائش اتنی نہ تھی کہ جب کبھی سفر کا ارادہ کیا تو چل دیئے بلکہ کراچی، حیدر آباد، کوئٹہ اور سندھ کے بعض علاقوں کے لوگ حتیٰ کہ پشاور کے اطراف سے بھی ماہانہ بنیاد پر سارا سال گلہ (money box) میں پیسے ڈالتے تھے تا کہ ربوہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کو یقینی بنایا جا سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے کے لئے ''للّٰہی سفر'' کے الفاظ استعمال فرما کر ان میں شریک ہونے والوں کے حق میں یہ دُعا کی ہے۔

''ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو''۔

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

یہ للّٰہی سفر وقت کے دھارے بدلنے کے ساتھ مختلف نوعیتوں میں تبدیل ہوتا جا رہا ہے۔ ایک وقت تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دور میں پیدل، تانگوں، یکوں، ریل گاڑیوں اور بسوں کے ذریعہ یہ سفر طے ہوتا تھا۔ اب ہر جگہ تیز رفتار اور سرعت سے چلنے والی ٹرانسپورٹ دستیاب ہیں اور انسان بآسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ جلسوں کا نظام اس حد تک پھیل چکا ہے کہ ایک احمدی کا جسمانی رنگ میں ہر جلسہ میں شامل ہونا بہت مشکل ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم احمدیوں پر احسان کرتے ہوئے ایم ٹی اے جیسی ایک عظیم نعمت عطا فرمائی ہے۔ اور ہم گھروں میں اور اگر گھروں میں ایم ٹی اے کی سہولت میسر نہیں تو پڑوسیوں اور نماز سینٹرز پر پہنچ کر جلسہ ہائے سالانہ میں شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ اور گھروں میں اپنے اپنے بیڈ رومز سے ٹی وی لاؤنج میں چند قدم کا خصوصی سفر اختیار کر کے پہنچ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہم یقین کامل رکھتے ہیں کہ یہ چند قدم کا سفر بھی اس ''للّٰہی سفر'' میں شامل ہو گا اور ایسے لوگوں کے حق میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا بیان کردہ تاریخی دُعا کے الفاظ پورے ہوں گے۔ ان شاءاللہ

مجھے اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ Pandemic سے قبل 2019ء کی ابتداء میں پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نمائندگی میں سیرالیون مغربی افریقہ جا کر جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ جہاں شاملین جلسہ کی تعداد 24 ہزار 700 تھی۔ خاکسار مکرم مولانا سعید الرحمٰن امیر و مشنری انچارج سیرالیون کے ہمراہ ایک ہی کار پر فری ٹاؤن (دارالخلافہ) سے Bo (جلسہ گاہ، دارالخلافہ سدرن پراونس یعنی جنوبی صوبہ) کی طرف سفر کر رہا تھا۔ تو راستہ میں عازمین جلسہ سالانہ کو بسوں، پوڈوں، ویگنوں، موٹر بائیکس، اور پیدل سفر کرنے والوں کو دیکھا اور کم و بیش وہ مجازی نظارے آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے جو ہم حضرت مسیح موعود علیہ لسلام کے دور میں عازمین جلسہ سالانہ کے حوالے سے کتب اور تاریخ احمدیت کی جلدوں میں پڑھتے ہیں۔ تقریباً 200 میل کا یہ سفر جہاں مادی لحاظ سے خوشگوار ماحول اور روح افزا فضاؤں میں گزارا وہاں تقریباً سارا رستہ ہی نعرہ ہائے تکبیر، اللہ اکبر اور درود شریف کے ورد سے فضا معطر نظر آئی۔ میں اپنی کار سے اتر کر ایک منی بس کے قریب جا کر مسافروں یعنی عازمین جلسہ کو السلام علیکم کہنے اور حال چال پوچھنے کے لئے گیا۔ تو میں نے ان عشاق عازمین جلسہ کو بس کی اوڑھ میں بیٹھے دیکھا جو بس کی Capacity سے بہت ہی زیادہ تھے۔ گویا قریباً دوگنا زیادہ تھے۔ میں نے امیر صاحب موصوف سے پوچھا یہ کیسے اتنا لمبا سفر کر رہے ہیں؟ ان کی سواری میں تو اتنی گنجائش ہی نہیں تو جواب ملا۔ ''مسیح موعودؑ کی محبت میں'' اور بعض کو تو گڑھے نما ٹوٹے پھوٹے راستوں پر پیدل سفر کرتے پایا۔

میں جب 1983ء سے 1990ء تک سیرالیون کے Bo ریجن میں خدمت دین بجا لا رہا تھا۔ Bo کے ریذیڈنس مشنری انچارج ہونے کے اعتبار سے خاکسار کو کئی سال افسر جلسہ گاہ کے فرائض بھی ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس وقت بھی میں نے بہت قریب سے ان افریقن بھائی بہنوں کی قربانی کو دیکھا۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے ایک 70 سالہ بزرگ 40 میل کا سفر پیدل طے کر کے تیاما (Tiama) سے Bo جلسہ میں شرکت کے لئے آئے۔ میں اتفاق سے مشن ہاؤس کے برآمدہ میں کھڑا تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ پسینے سے شرابور، جوتے سر پر رکھے مشن کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور میرے قریب آتے ہی سر سے جوتے ایک جھٹکے کے ساتھ نیچے پھینکے اور مجھ سے اس حال میں ہی بغلگیر ہو گئے کہ ان کا دائیاں ہاتھ جیب میں تھا اور چند لیون (سیرالیون کی کرنسی) جیب سے نکال کر میرے ہاتھ میں تھماتے ہوئے یوں گویا ہوئے کہ ''مولوی صاحب! یہ رقم میں ٹرانسپورٹ پر آنے کی بجائے پیدل سفر کر کے بچا کر جلسہ سالانہ کے لئے

بقیہ صفحہ 13 پر

قمر احمد ظفر۔ جرمنی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مؤرخہ 5/ نومبر 2021ء

بصورت سوال و جواب

سوال: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مؤمنین کی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں اُن میں سے کس ایک کا موجودہ خطبہ میں تذکرہ ہؤا؟

جواب: وہ اپنے پاک مال سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

سوال: حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الٰہی جماعتوں کے طریق نیز جماعت میں قائم مالی قربانیوں کے سلسلہ کی بابت کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: یہ الٰہی جماعتوں کا طریق ہے کہ وہ اپنے مال کو پاک کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کے فضل حاصل کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتی ہیں۔ جماعت میں بھی اِسی طرح مالی قربانیوں کا سلسلہ قائم ہے، جماعت کے افراد کو بھی پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے اور جو قربانیاں وہ دیتے ہیں، وہ کس طرح پھر خرچ کی جاتی ہیں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس مشن کو لے کر آئے تھے نیز احمدی اپنے مال خدا تعالیٰ کی راہ میں کس سوچ کے ساتھ خرچ کرتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنا اور اسلام اور آنحضرتؐ کا جھنڈا دنیا میں لہرانا۔ اُنہوں نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السّلام کے مشن کی تکمیل میں مدد کرنی ہے، آنحضرتؐ کا جھنڈا دنیا میں لہرانا ہے۔

سوال: حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کس تناظر میں ارشاد فرمایا! اگر اِس ایک نشان کو مخالفین غور سے دیکھیں اور اپنے دلوں کے بغضوں کو نکال کر انصاف سے کام لیں تو احمدیّت کی سچائی کی یہی نشانی اُن کے دل بلاوجہ کی مخالفت سے پاک کرسکتی ہے؟

جواب: دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے احمدی اپنی مالی قربانیوں کے ایسے ایسے نمونے پیش کرتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر انسان اِس یقین پر پہلے سے بڑھ کر قائم ہو جاتا ہے کہ یقیناً حضرت مسیحِ موعودؑ اللہ تعالیٰ کے وہی فرستادے ہیں جن کے ذریعہ سے آخری زمانہ میں اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلنی تھی۔

سوال: جماعت احمدیہ کوئی ارب پتیوں کی جماعت نہیں ہے، ایسی جماعت ہے جس کی اکثریّت غریب لوگوں پر یا اوسط درجہ کے لوگوں پر مشتمل ہے لیکن اِس کے باوجود کس چیز کا ایک جذبہ ہے نیز کس کوشش میں رہتے ہیں؟

جواب: قربانی۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں ہمارا بھی حصّہ ہو جائے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اپنے محدود وَسائل کے ساتھ بھی جس کام کو شروع کرتی ہے، اللہ تعالیٰ اِس میں کیسی برکت ڈالتا ہے؟

جواب: دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ شائد یہ کئی مِلین پاؤنڈ خرچ کر رہے ہیں اِس کام میں لیکن اُنہیں پتا نہیں کہ یہ غریب لوگوں کے پیسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت پڑتی ہے اور اِس کے نتیجہ میں ہمارے چھوٹے کام بھی بڑے ہو کر نظر آتے ہیں۔

سوال: حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کس تناظر میں ارشاد فرمایا! یہ عہدیداروں کا کام ہے پہلے تو ہے کہ اپنے رویّوں اور عمل سے لوگوں کے شکوک دُور کریں، لوگوں میں اعتماد قائم ہو، پتا ہو کہ جو چندہ لوگ دے رہے ہیں اُس کا ایک خاص مصرف ہے اور اُسی مقصد کے لئے خرچ ہوتا ہے، دوسرے پیار سے اِنہیں سمجھائیں کہ مالی قربانی کی کیا اہمیّت ہے، خدا تعالیٰ کی نظر میں کتنی اہم ہے یہ چیز اور یہ مالی قربانی ہے جو کر رہے ہوتے ہیں تو اِس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا اُن کو مِلتی ہے؟

جواب: جب جماعت بڑھتی ہے تو مختلف قسم کی سوچ رکھنے والے اور کم تربیت والے یا پُرانے احمدیوں میں سے بھی تربیّت کی کمی کی وجہ سے ایسی سوچ رکھنے والے نظر آجاتے ہیں، گھروں میں بھی باتیں کرتے ہیں، بچوں کے سامنے بھی باتیں کرتے ہیں، بچوں کے ذہنوں میں بھی سوال اٹھنے شروع ہو جاتے ہیں جو یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم کیوں اور کس لئے چندہ دیں؟

سوال: حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مصارفِ چندہ کیا بیان فرمائے؟

جواب: اشاعتِ اسلام، ٹی وی چینل، اشاعتِ کتب، اشاعتِ قرآن، غریب بچوں کی تعلیم، بھوکوں کو کھانا کھلانا، مبلّغین کی تعلیم اور اِن کے ذریعہ تبلیغ، تعمیر مساجد اور بہت سے وسیع جماعتی تعلّق میں خرچ۔

سوال: ایسی بے شمار مثالیں ہیں جماعت میں کہ لوگ اپنے پاس کچھ نہ ہونے کے باوجود، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کر دیتے ہیں کسی نہ کسی ذریعہ سے انتظام کر کے اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ایسی قربانیوں کو کس طرح سے ضائع نہیں کرتا؟

جواب: اللہ تعالیٰ اُنہیں اپنے وعدہ کے مطابق وَ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ۔ (الطّلاق:4) اور اُس کو وہاں سے رزق دے گا اور دیتا ہے جہاں سے رزق آنے کا اُسے خیال بھی نہیں ہو گا۔

سوال: جماعت احمدیہ کیرولائی صوبہ کیرالہ انڈیا کے ایک بڑے صاحبِ حیثیت کاروباری دوست کی تحریکِ جدید میں مالی قربانی کے تناظر میں حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: تو بہرحال اُمراء میں بھی، احمدیوں میں ایسا طبقہ ہے جو قربانی کا جذبہ رکھتا ہے اور جب پیسے آتے ہیں تو چھپاتے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سوال: حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تنزانیہ کے علاقہ جات زنجبار اور سموئے کے بچوں کی تحریکِ جدید میں پیش کی گئی مالی قربانی کے واقعات کی بابت کن الفاظ میں اظہارِ خوشنودی فرمایا؟

جواب: بچے بھی کس طرح قربانی کا شعور رکھتے ہیں، یہ ایسے لوگ جو غریب ممالک میں ہیں بچے اور ایسا شعور ہے کہ ترقی یافتہ ممالک کے بچوں کو، پڑھے لکھے بچوں کو بھی بعض جگہ نہیں ہے یہ شعور۔۔۔یہی بچے ہیں اِن شاء اللہ! جو جماعتِ احمدیہ کی مضبوط بنیادیں بن جائیں گے۔۔۔ اللہ تعالیٰ اِن بچوں کو ایمان و اخلاص میں بڑھاتا چلا جائے، یہ ہے ایمان جس سے ہمارے بچے بھی مزا لُوٹتے ہیں۔

سوال: چندے کس طرح سے بڑھ سکتے ہیں، اِس بارہ میں حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نئے احمدی ہوں یا پُرانے، کوئی بھی جو سُنتا ہے کہ جماعتِ احمدیّہ کس طرح خرچ کرتی ہے پیسے اور کہاں کہاں خرچ کرتی ہے تو اِس کا ایک خاص اثر ہوتا ہے اگر جن جماعتوں میں اِس طرف توجہ کم ہے وہ اِس طرف توجہ دیں اور مقاصد بتائیں اور اہمیّت بتائیں تو اُن کے چندے بڑھ سکتے ہیں۔

سوال: بینن کی نومبائع جماعت کے صدر اسمٰعیل صاحب کی کس ایمان افروز سوچ پر حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تبصرہ فرمایا! جب لوگ کہتے ہیں جی! افریقہ میں رہنے والے، دُور دراز کے لوگ، اَن پڑھ لوگ سوچ ہی نہیں رکھتے، یہ ایسی پختہ سوچ اور ایسے اعلیٰ خیالات ہیں کہ بڑے پڑھے لکھے لوگوں کو بھی ذہنوں میں نہیں آتے، کس طرح اُنہوں نے سارا کچھ بیان کیا اور مالی قربانی کی اہمیّت کس طرح اُن پر واضح ہوئی، یہ ہے انقلاب جو بیعت کے بعد لوگوں میں پیدا ہو رہا ہے؟

جواب: ہم نے جماعتِ احمدیّہ کے مبلّغ سلسلہ سے مالی قربانی میں دی جانے والی رقم کے مصارف کے متعلق سوال کیا اور جواب میں جو عظیم الشّان مصارف اُنہوں نے ہمیں مالی قربانی کے بتائے اِس سے ہم ناآشنا تھے، جماعت اِس معمولی سے دی گئی رقم کو بھی ضائع نہیں کرتی بلکہ اِس معمولی دی گئی رقم کو بھی پوری دنیا میں ہونے والے چھوٹے بڑے ہر طرح کے ہونے والے فلاحی کاموں اور اشاعتِ اسلام میں صَرف کرتی ہے اور ایک شخص جو چند فرانک بھی چندہ دیتا ہے وہ اِس کا بہترین اجر پاتا ہے چنانچہ قربانی کے اِس فلسفہ کو سمجھ کر ہم نے تحریکِ جدید میں چندہ دیا اور ہم نے محسوس کیا کہ اِس سال ہمارے گھروں میں مالی مشکلات بھی نہیں آئیں اور ہمارے بچوں کی صحت پر جو آئے دن ہم خرچ کرتے تھے وہ بھی اِسہال نہیں کرنا پڑا، ہماری نمازوں کی حاضری پہلے سے بہتر ہوگئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس بار مالی قربانی کے بعد ہمیں دلی سکون اور اطمینان بھی تھا کہ ہماری قربانی رائیگاں نہیں گئی۔

سوال: حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان نیز بعض کوائف پیش کرنے کا عندیہ دیتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے فضل سے ستاسیواں سال ختم ہؤا تھا اکتیس اکتوبر کو، اَٹھّاسیواں سال شروع ہو چکا ہے اور اللہ کے فضل سے تحریکِ جدید کے مالی نظام میں پندرہ اعشاریہ تین مِلین پاؤنڈ کی مالی قربانی کی توفیق ملی جماعت کو جو پچھلے سال سے 8 لاکھ 42 ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے، جرمنی دنیا بھر کی جماعتوں میں نمایاں طور پر آگے ہے۔

سوال: حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کس ضمن میں ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ اُن کی پریشانیوں کو بھی دُور کرے اور وہ بھی آزادی سے اپنی تمام ایکٹیویٹیز کرسکیں، اجتماعات بھی ہوں، جلسے بھی ہوں اور کُھل کر اپنی قربانیوں کے اظہار بھی کرسکیں، وہ تو اظہار نہیں کریں گے لیکن ہم کر سکیں اُن کے اظہار، مجبوریوں کی وجہ سے بعض اُن کی قربانیوں کا ذکر بھی نہیں کیا جا سکتا؟

جواب: پاکستان کے اقتصادی حالات بھی خراب ہیں، قربانیوں میں تو بڑھتے ہیں وہ، اُن کے لئے بھی دعا کریں۔

سوال: تحریکِ جدید مالی قربانی کرنے والوں میں جرمنی کی پہلی پوزیشن کے بعد بالترتیب کن جماعتوں کا تذکرہ ہؤا نیز متفرّق کوائف بیان کرنے کے بعد خطبہ ثانیہ سے قبل حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت، بھارت، آسٹریلیا، انڈونیشیاء، گھانا، پھر ایک اور جماعت مڈل ایسٹ کی۔ اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں برکت عطاء فرمائے۔ (آمین ثمّ آمین!)

عدنان اشرف ورک

حضرت مسیح موعودؑ کی مہمان نوازی

لنگر خانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

فَرَاغَ اِلٰٓی اَھْلِہٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ

(اَلذّٰارِیَات: 27)

ترجمہ: وہ جلدی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور ایک موٹا تازہ بھنا ہوا بچھڑا لے آیا

مہمان نوازی کا وصف خدا تعالیٰ کو اس قدر پسند ہے کہ باری تعالیٰ نے اپنی دائمی شریعت میں حضرت ابراہیمؑ کی مہمان نوازی کا ذکر کر کے اس کی ترغیب دی۔ اس مضمون کو لکھنے کا خاص مدعا وہ تمام میزبان جماعتیں، سنٹرز، مشن ہاؤسز، دارالضیافت، جماعتی گیسٹ ہاؤسز وغیرہ ہیں جہاں افراد جماعت عہدیدار وغیرعہدیدار بطور مہمان جاتے ہیں۔ میزبانی کی خدمت کی توفیق پانے والے خوش نصیب حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کے ان واقعات کو پڑھیں کہ کس قدر حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے مہمانوں کی فکر لاحق تھی وہ فکر ان کی ضروریات کے حوالہ سے ہو یا ان کے جذبات کے حوالہ سے ہو۔ تا ان واقعات کو پڑھ کر میزبانی کی خدمتیں سمیٹنے والے خوش نصیب اپنے ایمان اور محنت میں ترقی کریں حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کے اس پہلو سے روایات پیش خدمت ہیں

مہمانوں کے بھوکے رہ جانے پر خدا نے اطلاع دی

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ ’’خاکسار 1907ء میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لیے قادیان حاضر ہوا ایک رات میں نے کھانا نہ کھایا تھا اور اس طرح چند اور مہمان بھی تھے جنہوں نے کھانا نہ کھایا تھا اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا یاایھاالنبی اطعموا الجائع والمعتر منتظمین نے حضورؑ کے بتلانے پر مہمانوں کو کھانا کھانے کے لیے جگایا خاکسار نے بھی ان مہمانوں کے ساتھ بوقت تقریبا ساڑھے گیارہ بجے لنگر میں جاکر کھانا کھایا۔ اگلے روز خاکسار نے یہ نظارہ دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دن کے قریبا دس بجے مسجد مبارک کے چھوٹے زینے کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے اور حضورؑ کے سامنے حضرت مولوی نورالدین خلیفہ اولؓ کھڑے ہوئے تھے اور بعض اور اصحاب بھی تھے اس وقت حضورؑ کو جلال کے ساتھ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انتظام کے نقص کی وجہ سے رات کوئی مہمان بھوکے رہے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ الہام کیا یاایھاالنبی اطعموا الجائع والمعتر

(سیرت المھدی حصہ چہارم روایت 1176)

مہمانوں کی تکلیف اپنے چاروں بچوں کے مر جانے سے زیادہ

اہلیہ صاحبہ مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں روایت کرتی ہیں کہ ’’ہمارے ساتھ ایک بوڑھی عورت مائی تابی رہتی تھی اس کے کمرے میں ایک روز بلی پاخانہ کر گئی اس نے کچھ ناراضگی کا اظہار کیا میرے ساتھ دو عورتیں تھیں انہوں نے خیال کیا کہ ہم سے تنگ آ کر مائی تابی ایسا کہتی ہے ایک نے تنگ آ کر اپنے خاوند کو رقعہ لکھا جو ہمارے ساتھ آیا ہوا تھا کہ مائی تابی ہمیں تنگ کرتی ہے ہمارے لئے الگ مکان کا انتظام کر دیں۔ جلال الدین نے وہ رقعہ حضورؑ کے سامنے پیش کر دیا رقعہ پڑھتے ہی حضورؑ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپؑ نے فورا مائی تابی کو بلایا اور فرمایا تم مہمانوں کو تکلیف دیتی ہوں تمہاری اس حرکت سے مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے اس قدر تکلیف کہ اگر خدانخواستہ میرے چاروں بچے مر جاتے تو مجھے اتنی تکلیف نہ ہوتی جتنی مہمانوں کو تکلیف دینے سے پہنچی ہے۔

(سیرت المھدی حصہ پنجم روایت 1322)

مہمانوں کو خود کھانا پکانے نہ دیتے

مراد خاتونؓ صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدینؓ صاحب کی والدہ جن کا نام بوبو جی تھا اور انہوں نے ابھی بیعت نہیں کی تھی اپنے بیٹے ڈاکٹر فیض علیؓ کے اصرار پر چند دن قادیان رہنے کیلئے آئیں اور والدہ صاحبہ کے ہی اصرار پر الگ مکان رہنے کیلئے کرایہ پر لیا چنانچہ بالآخر وہ اپنے بیٹے ڈاکٹر فیض علی کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ سے ملاقات کیلئے حاضر ہوئیں تو حضورؑ نے فرمایا ’’کہاں ٹھہرے ہو اور کب سے آئے ہو؟ والدہ نے عرض کیا کہ پندرہ دن ہوئے ہیں ہم مراد و ملانی کے مکان میں رہتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کھانے کا کیا انتظام ہے؟ بوبو جی نے کہا کہ خود پکا لیتے ہیں (آپؑ نے) فرمایا کہ افسوس کی بات ہے کہ ہمارے مہمان ہو کر خود کھانا پکائیں آپ کو معلوم نہیں کہ قادیان میں جو بھی مہمان آتا ہے وہ ہمارا ہی مہمان ہوتا ہے۔ آپ کو ڈاکٹر فیض علی نے نہیں بتایا؟ بوبو جی نے کہا ہم پانچ چھ آدمی ہیں حضور علیہ السلام کو تکلیف دینا مناسب نہ تھا آپؑ نے فرمایا کہ ہمارا حکم ہے کہ ہمارے مہمان ہمارے گھر سے ہی کھانا کھائیں‘‘ پھر آپؑ نے ایک خادمہ سے فرمایا ’’ان کے ساتھ جا کر گھر دیکھ لو اور دونوں وقت کھانا پہنچا آیا کرو اور پوچھ لیا کرو کہ کوئی تکلیف تو نہیں ہے‘‘

(سیرت المھدی حصہ پنجم روایت 1357)

اپنا لحاف مہمانوں کو دے کر بغیر لحاف کے ساری رات گزاری

منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ کی روایت ہے کہ ’’ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی جمع تھے جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگا نے شروع کیے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ میں عشاء کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیے ہوئے بیٹھے تھے اور ایک صاحبزادہ جو غالبا حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ تھے پاس لیٹے تھے اور ایک شتری چوغہ انہیں اڑھا رکھا تھا معلوم ہوا کہ آپؑ نے بھی اپنا لحاف اور بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کے لیے بھیج دیا میں نے عرض کی کہ حضورؑ کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا اور سردی بہت ہے۔ فرمانے لگے کہ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے اور ہمارا کیا ہے رات گزر ہی جائے گی نیچے آ کر میں نے نبی بخش نمبردار کو برا بھلا کہا کہ تم حضرت صاحب کا لحاف بچھونا بھی لے آئے وہ شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں اس سے کس طرح واپس لوں پھر میں مفتی فضل الرحمن صاحب یا کسی اور سے ٹھیک یاد نہیں رہا لحاف بچھونا مانگ کر اوپر لے گیا آپؑ نے فرمایا کسی اور مہمان کو دے دو مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آیا کرتی اور میرے اصرار پر بھی آپؑ نے نہ لیا اور فرمایا کسی مہمان کو دے دو پھر میں لے آیا‘‘

(سیرت المھدی حصہ چہارم 1118)

مہمان کو اپنا بستر دے دیا اور سر کی پگڑی کاٹ کر کھانا باندھ کر دیا

’’مکرم مفتی محمد صادق صاحبؓ کی روایت ہے کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے خدام کے ساتھ بہت بے تکلف رہتے تھے جس کے نتیجے میں خدام بھی حضورؑ کے ساتھ ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے بے تکلفی سے بات کر لیتے تھے چنانچہ ایک دفعہ میں لاہور سے حضورؑ کی ملاقات کے لیے آیا اور وہ سردیوں کے دن تھے اور میرے پاس اوڑھنے کے لیے رضائی وغیرہ نہیں تھی میں نے حضرت کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ حضورؑ رات کو سردی لگنے کا اندیشہ ہے حضورؑ مہربانی کر کے کوئی کپڑا عنایت فرماویں

حضرت صاحبؑ نے ایک ہلکی رضائی اور ایک دھسا ارسال فرمایا اور ساتھ ہی پیغام بھیجا کہ رضائی محمود کی ہے اور دھسا میرا ہے آپ ان میں سے جو پسند کریں رکھ لیں اور چاہیں تو دونوں رکھ لیں میں نے رضائی رکھ لی اور دھسا واپس بھیج دیا نیز مفتی صاحب نے بیان کیا کہ جب میں قادیان سے واپس لاہور جایا کرتا تھا تو حضورؑ اندر سے میرے لیے ساتھ لے جانے کے واسطے کھانا بھجوایا کرتے تھے چنانچہ ایک دفعہ جب میں شام کے قریب قادیان سے آنے لگا تو حضرت صاحبؑ نے اندر سے میرے واسطے کھانا منگوایا جو خادم کھانا لایا وہ یونہی کھلا کھانا لے آیا حضرت صاحبؑ نے اس سے فرمایا کہ مفتی صاحب یہ کھانا کس طرح ساتھ لے جائیں گے؟ کوئی رومال بھی ساتھ لانا تھا جس میں کھانا باندھ دیا جاتا اچھا میں کچھ انتظام کرتا ہوں اور پھر آپؑ نے اپنے سر کی پگڑی کا ایک کنارہ کاٹ کر اس میں وہ کھانا باندھ دیا۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم روایت 433)

مہمان حضورؑ کے بال بچے

ایک عورت جو سامانہ کی رہنے والی تھی حج کر کے حضور علیہ السلام کے گھر آئی وہ اس وقت پہنچی جب کے حضورؑ کا تمام کنبہ کھانا کھا چکا تھا حضورؑ تھوڑی دیر بعد حجرے سے باہر نکلے اور کہا کہ تم نے کھانا کھا لیا ہے کہ نہیں؟ اس نے کہا 'نہیں' حضور علیہ السلام گھر والوں کو خفا ہو کر کہنے لگے کہ تم نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ یہی تو میرے بال بچے ہیں حضور علیہ السلام نے خود کھانا منگوا کر اسے کھلایا۔

(سیرت المہدی حصہ پنجم روایت 1298)

مہمانوں کے بچوں کو اپنے بچوں سے پہلے کھانا کھلایا

محترمہ خیر النساء صاحبہ بنت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی روایت ہے کہ "ایک دفعہ بارش سخت ہو رہی تھی اور کھانا لنگر میں میاں نجم الدین صاحب پکوایا کرتے تھے انہوں نے کھانا حضورؑ اور بچوں کے واسطے بھجوایا کہ بچے سو نہ جائیں باقی کھانا بعد میں بھجوا دیں گے حضور علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ "شاہ جی کے بچوں کو کھانا بھجوا دیا ہے یا نہیں؟" جواب ملا 'نہیں' ان دنوں دادی مرحومہؒ وہاں رہا کرتی تھیں حضورؑ نے کھانا اٹھوا کر ان کے ہاتھ بھجوایا اور فرمایا کہ پہلے شاہ جی کے بچوں کو دو بعد میں ہمارے بچے کھا لیں گے۔"

(سیرت المہدی حصہ پنجم روایت 1505)

مہمانوں کو ان کی پسند کے مطابق کھانا کھلانے کا حکم

منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ کی روایت ہے کہ "میں قادیان میں مسجد مبارک سے ملحقہ کمرے میں ٹھہرا کرتا تھا میں ایک دفعہ سحری کھا رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لے آئے دیکھ کر فرمایا آپ دال سے روٹی کھاتے ہیں؟ اور اسی وقت منتظم کو بلوایا اور فرمانے لگے کہ آپ سحری کے وقت دوستوں کو ایسا کھانا دیتے ہیں؟ یہاں ہمارے جس قدر احباب ہیں وہ سفر میں نہیں۔ ہر ایک سے معلوم کرو کہ ان کو کیا کیا کھانے کی عادت ہے اور وہ سحری کو کیا کیا چیز پسند کرتے ہیں ویسا ہی کھانا ان کے لیے تیار کیا جائے پھر منتظم میرے لئے اور کھانا لایا مگر میں کھانا کھا چکا تھا اور اذان بھی ہوگئی تھی حضورؑ نے فرمایا کھالو اذان جلدی دے دی گئی ہے اس کا خیال نہ کرو۔"

(سیرت المہدی حصہ چہارم 1163)

مہمانوں سے محبت کا ایک رنگ

میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی روایت کرتے ہیں کہ "ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں قادیان پہنچا حضور علیہ السلام گھر میں مع احباب مہمانان کھانا کھانے کے لئے تیار تھے کہ میں بھی گھر میں داخل ہوا میرے لیے بھی کھانا آ گیا جب کھانا رکھا گیا تو رکابی پلاؤ کی زائد از حصہ رسدی حضور علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے اٹھا کر میرے آگے رکھ دی تمام حاضرین میری طرف دیکھنے لگ گئے میں حضور علیہ السلام کی شفقت بھری نگاہ سے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہتا ہوں الحمد للّٰہ علی ذلک"

(سیرت المہدی حصہ چہارم روایت 1230)

سحری میں مہمانوں کی خدمت

شیخ کرم الٰہی صاحبؓ پٹیالوی کی روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ رمضان گزارنے جو کہ سردیوں میں آیا تھا قادیان آئے اور مسجد مبارک سے متصل کمرے میں رہائش مل گئی حضور علیہ السلام اسی کمرہ میں سے گزر کر نماز کے لیے تشریف لاتے تھے آپ روایت کرتے ہیں کہ "ایک دفعہ سحری کے وقت دروازہ کھلا خاکسار سامنے بیٹھا تھا یہ دیکھ کر کہ حضرت صاحبؑ دروازہ میں کھڑے ہیں تعظیماً کھڑا ہو گیا حضورؑ نے اشارے سے اپنی طرف بلایا میں جب آگے بڑھا تو دیکھا کہ حضورؑ کے دونوں ہاتھوں میں دو چینی کے پیالے ہیں جن میں کھیر تھی حضورؑ نے وہ دونوں پیالے خاکسار کو دیتے ہوئے فرمایا کہ جن احباب کے نام ان پر لکھے ہوئے ہیں دیکھ کر ان کو پہنچا دو میں نے وہ حکیم صاحب (مراد حکیم فضل الدین صاحب بھیرویؓ) کے پیش کیے انہوں نے مسجد میں سے کسی کو طلب کر کے وہ پہلے ان احباب کو پہنچا دیے جن کے نام سیاہی سے لکھے ہوئے تھے اس کے بعد پھر دروازہ کھلا پھر حضرت صاحب دو پیالے پکڑا گئے وہ بھی جن کے نام کے تھے ان کو پہنچا دیے گئے اس طرح حضرت صاحبؑ خود دس گیارہ دفعہ پیالے لاتے رہے اور ہم ان اشخاص کو مہمان خانہ میں پہنچاتے رہے آخری دفعہ میں جو دو پیالے حضورؑ نے دیے ان میں سے ایک پر حکیم صاحب کا نام اور دوسرے پر میرا نام تحریر تھا حکیم صاحب نے کھیر کھا کر کہا کہ آج تو مسیح کا من وسلویٰ اتر آیا۔"

(سیرت المہدی حصہ چہارم روایت 1088)

غریب مہمان کی دلجوئی

منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ کی روایت ہے "کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغرب کے بعد مسجد مبارک کی دوسری چھت پر مع چند احباب کھانا کھانے کے لئے تشریف فرما تھے ایک احمدی میاں نظام الدین ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی دریدہ تھے حضورؑ سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے اتنے میں کئی دیگر اشخاص خصوصاً وہ لوگ جو بعد میں لاہوری کہلائے آتے گئے اور حضورؑ کے قریب بیٹھتے گئے جس کی وجہ سے میاں نظام الدین کو پرے ہٹنا پڑتا رہا حتّٰی کہ وہ جوتیوں کی جگہ تک پہنچ گئے اتنے میں کھانا آیا تو حضورؑ نے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھا لیں اور میاں نظام الدین کو مخاطب کر کے فرمایا آؤ میاں نظام الدین! آپ اور ہم اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں اور یہ فرما کر مسجد کے صحن کے ساتھ جو کوٹھڑی ہے اس میں تشریف لے گئے اور حضورؑ نے اور میاں نظام الدین نے کوٹھری کے اندر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا اور کوئی اندر نہ گیا جو لوگ قریب آ کر بیٹھ گئے تھے ان کے چہروں پر شرمندگی ظاہر تھی۔

(سیرت المہدی حصہ چہارم روایت 1067)

ناراض مہمانوں کو منا کر واپس لانا

منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آ کر انہوں نے خادمان مہمان خانہ سے کہا کہ ہمارے بستر اتارے جائیں اور سامان لایا جائے چارپائی بچھائی جائے خادمان نے کہا کہ آپ خود اپنا اسباب اتروائیں چارپائیاں بھی مل جائیں گی دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہو گئے اور فوراً یکہ میں سوار ہو کر واپس روانہ ہو گئے میں نے مولوی عبدالکریم صاحب سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے 'جانے بھی دو ایسے جلد بازوں کو' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا مشکل ہو گیا حضورؑ ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے چند خدام بھی ہمراہ تھے میں بھی ساتھ تھا نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا اور حضورؑ کو آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اتر پڑے اور حضورؑ نے انہیں واپس چلنے کے لئے فرمایا کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا چنانچہ وہ واپس آئے۔ حضورؑ نے یکہ میں سوار ہونے کے لئے انہیں فرمایا کہ میں ساتھ ساتھ چلتا ہوں مگر وہ شرمندہ تھے اور وہ سوار نہ ہوئے اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے حضورؑ نے خود ان کے بستر اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر خدام نے اتار لیا۔ حضورؑ نے اسی وقت دو نواڑی پلنگ منگوائے اور ان پر ان کے بستر کروائے اور ان سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے اور خود ہی فرمایا کیونکہ اس طرف چاول کھائے جاتے ہیں اور رات کو دودھ کے لئے پوچھا۔ غرض یہ کہ ان کی تمام ضروریات اپنے سامنے پیش فرمائیں اور جب تک کھانا آیا وہیں ٹھہرے رہے اس کے بعد حضورؑ نے فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے راستے کی تکالیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہوا یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب میں منزل پر پہنچ گیا اگر یہاں آ کر بھی اس کو وہی تکلیف ہو تو یقیناً اس کی دل شکنی ہو گی ہمارے دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیے اس کے بعد جب تک وہ مہمان ٹھہرے رہے حضورؑ کا یہ معمول تھا کہ روزانہ ایک گھنٹے کے قریب ان کے پاس آ کر بیٹھتے اور تقریر وغیرہ فرماتے جب وہ واپس ہوئے تو صبح کا وقت تھا حضورؑ نے دو گلاس دودھ کے منگوائے اور انہیں فرمایا یہ پی لیجئے اور نہر تک انہیں چھوڑنے کے لئے ساتھ گئے راستہ میں گھڑی گھڑی ان سے فرماتے رہے کہ آپ تو مسافر ہیں آپ یکہ میں سوار ہو لیں مگر وہ سوار نہ ہوئے نہر پر پہنچ کر انہیں سوار کرا کے حضورؑ واپس تشریف لائے۔"

(سیرت المہدی حصہ چہارم روایت 1068)

مہمانوں کے جذبات کا خیال

محترمہ سیدہ زینب بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی روایت ہے کہ ’’میری موجودگی میں ایک دن کا ذکر ہے کہ باہر گاؤں کی عورتیں جمعہ پڑھنے آئی تھیں تو کسی عورت نے کہہ دیا کہ ان میں سے پسینہ کی بو آتی ہے کیونکہ گرمی کا موسم تھا جب حضور علیہ السلام کو معلوم ہوا تو اس عورت پر ناراض ہوئے کہ تم نے ان کی دل شکنی کیوں کی؟ ان کو شربت وغیرہ پلایا اور ان کی بڑی دلجوئی کی حضور علیہ السلام مہمان نوازی کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے‘‘

(سیرت المھدی حصہ پنجم روایت 1540)

’’انہوں نے جو تم کو برا بھلا کہا ہے وہ تم کو نہیں مجھ کو کہا ہے‘‘

استانی رحمت النساء بیگم صاحبہ اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ موسمی تعطیلات میں قادیان آئیں حضور علیہ السلام کے گھر کی دو نوکرانیاں ان کے بچوں سے تنگ آ کر ان کو اور ان کے بچوں کو برا بھلا کہتی تھیں بالآخر انہوں نے حضورؑ کو ان کی شکایت لگائی تو آپؑ نے محبت آمیز لہجہ میں جو باپ کو بیٹی سے ہوتی ہے بلکہ اس سے زیادہ محبت کے ساتھ فرمایا ’تم ان کی باتوں سے غم نہ کرو، انہوں نے جو تم کو برا بھلا کہا ہے وہ تم کو نہیں مجھ کو کہا ہے۔ پھر آپؑ نے ان عورتوں کو خوب ڈانٹا اور ان میں سے ایک کو تو فوراً نکل جانے کا حکم دیا اور دوسری کو خوب ڈانٹا اور فرمایا کیا میرے مہمان جو اتنی گرمی میں اپنے گھروں کو چھوڑ کر اپنے آراموں کو چھوڑ کر یہاں آئے ہیں تم ان کو برا بھلا کہتی ہو کیا وہ صرف لنگر کی روٹیاں کھانے آتے ہیں؟ اور میرے متعلق کہا کہ اس لڑکی کو آئندہ کچھ تکلیف نہ ہو‘‘

(سیرت المھدی حصہ پنجم روایت 1506)

مہمانوں کی مالی مدد

محترمہ صفیہ بیگم بنت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی روایت کرتی ہیں کہ ایک دفعہ جناب والد صاحب کہیں باہر دورہ تبلیغ کے لیے گئے ہوئے تھے پیچھے سے مصلحت کی وجہ سے منتظموں نے لنگر خانے کا یہ انتظام کیا کہ جو مہمان آویں صرف ان کو تین دن تک کا کھانا ملا کرے باقی گھروں کا بند کر دیا ہمیں بھی لنگر خانہ سے دونوں وقت روٹی آتی تھی جب بند ہوگئی تو نہ آئی۔ ہم سب بہن بھائی ایک دن رات بھوکے رہے۔ کسی کو نہ بتایا۔ دوسرے دن ان سب کو بہت بھوک لگی ہوئی تھی کہ حضرت صاحب نے دو رکابیاں کھیر اور دو پیالے گوشت کے ان کے گھر بھیجے۔ جب وہ برتن واپس کرنے گئیں تو حضرتؑ صاحب نے فرمایا ’’صفیہ کل کیوں نہیں آئی؟ میں نے کہا کل ہم کو لنگر سے کھانا نہیں آیا تھا اس لئے ہم سب گھر ہی رہے ہیں آپؑ نے افسوس والی صورت سے فرمایا کہ کل تم سب بھوکے رہے کیا تمہیں لنگر خانہ سے روٹی آتی تھی؟ بہت افسوس فرمایا اور کہا کہ آج جو مجھے کھانا آیا تھا میں نے تمہارے گھر بھیج دیا مجھے علم نہ تھا کہ تم کو کل سے کھانا نہیں ملا پھر مجھے دس روپے دیئے اور فرمایا کہ نیچے کوٹھی میں جتنے دانے گندم کے ہیں گھر لے جاؤ اور خرچ کرو۔ جب تک حضرت مولوی صاحب نہیں آتے مجھے خرچ کے لیے بتایا کرو۔

(سیرت المھدی حصہ پنجم روایت 1563)

مومن کا کبھی دیوالہ نہیں نکلتا

ایک دفعہ 1903ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں کثرت سے مہمان آگئے حضرت میر ناصر نواب صاحب جو اس وقت لنگر خانہ کے افسر اعلیٰ تھے آئے اور فرمایا ’’حضرت مہمان تو کثرت سے آگئے ہیں معلوم ہوتا ہے اب کے دیوالہ نکل جائے گا حضور علیہ السلام کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور لیٹے لیٹے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا میر صاحب آپ نے یہ کیا کہا آپ کو نہیں معلوم کہ مومن کا کبھی دیوالہ نہیں نکلتا جو آتا ہے وہ اپنی قسمت ساتھ لاتا ہے جب جاتا ہے تو برکت چھوڑ کر جاتا ہے یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ دیوالہ نکل جائے گا پھر ایسی بات نہ کریں‘‘

(سیرت المھدی حصہ پنجم روایت 1288)

مہمان نوازی میں کمی کے خدشہ پر حضورؑ کی فکر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب آخری دفعہ لاہور گئے تو لاہور میں قیام کے دوران ہی آپؑ نے خصوصی طور پر خط لکھ کر مولوی محمد علی صاحب کو جو پیچھے قادیان میں لنگر خانہ کے انچارج تھے بلایا اور آپؑ نے انہیں فرمایا ’’اس وقت حضورؑ نے مولوی صاحب سے لنگر کے بڑھتے ہوئے اخراجات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں اس کی وجہ سے بہت فکر مند ہوں کہ لنگر کی آمد کم ہے اور خرچ زیادہ اور مہمانوں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے اور ان حالات کو دیکھ کر میری روح کو صدمہ پہنچتا ہے‘‘

(سیرت المھدی حصہ چہارم روایت 1208)

حضرت بھائی عبدالرحمان قادیانیؓ کی گواہی

حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانیؓ جن کو مرد خادموں میں سے حضورؑ کے سب سے زیادہ قریب رہ کر خدمت کا موقع ملا۔ آپؓ کی مہمان نوازی کے متعلق گواہی دیتے ہوئے فرماتے ہیں ’’آہ، آہ، آہ شہنشاہوں کا شہنشاہ جس کا یہ حال جس کی تصدیق حضورؑ کے وصال کے بعد کے واقعات نے کر دی جب کہ واقعی حضور پرنور نے بجائے مال و منال کے قرض کی بھاری رقم ترکہ میں چھوڑی مگر مہمان نوازی میں سرمو فرق نہ آنے دیا اور نہ ہی کسی کو جتایا۔ جاننے والے جانتے اور دیکھنے والے یقین رکھتے ہیں کہ حضورؑ کو مہمان نوازی میں کتنا کمال اور شغف تھا حضورؑ اس میں ذرہ بھر کوتاہی کو بھی پسند نہ فرماتے۔ قرض تک لے کر مہمانوں کی خدمت کرتے خود اپنے ہاتھوں کھلاتے اور مہمانوں کی ضروریات کا پورے اہتمام سے ان کے حالات وعادات کے لحاظ سے انصرام کرتے۔ چارپائی، بستر حتیٰ کہ حقہ تک بھی جس سے حضورؑ کو طبعی نفرت تھی مہمان کی خاطر مہیا فرماتے۔۔۔۔۔۔حضورؑ نے کھانا تناول فرماتے ہوئے بھی اپنا کھانا اٹھا کر مہمانوں کو بھیج دیا اور خود دو گھونٹ پانی پر ہی کفایت فرمائی۔ کسی مہمان کو چارپائی نہ ملی تو اپنی چارپائی بھیج دی یا فوراً تیار کروا دی اور نیا بستر بنوا کر بھیج دیا‘‘

(سیرت المھدی جلد دوم تتمہ صفحہ 398)

اعلان برائے خصوصی شمارہ

ادارہ الفضل آن لائن، الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کی تکمیل پر ایک خصوصی نمبر بہت جلد منظر عام پر لانا چاہتا ہے جس میں دنیا کے وہ تمام مشہور کنارے جہاں جماعت احمدیہ قائم ہوچکی ہے کی تاریخ کو یکجا کیا جائے جیسے، فجی، طوالو، کیری باتی، سموآ آئی لینڈ، مارشل آئی لینڈ، نیوزی لینڈ، پرتگال اور ناروے وغیرہ ان پر کام کا آغاز ہوچکا ہے۔

قارئین جو دنیا کے ان کناروں کے علاوہ ایسے علاقوں کو جانتے ہوں جو Corners of the Earth کہلاتے ہوں اور جماعت کا نفوذ وہاں ہو چکا ہو تو اس حوالہ سے معلومات ادارہ کو فوری طور پر مہیا کریں اور تحریر کا ملکہ رکھنے والے مرد و خواتین سے اس حوالہ سے ایسے مضامین لکھ کر بھجوانے کی درخواست ہے جو قارئین کے لئے ازدیاد علم و ایمان کا موجب ہوں۔ کان اللہ معکم۔

ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن

محمود احمد اختر

دیارِ مسیح قادیان کا دینی سفر

123 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2014ء کے یادگار لمحات

21 دسمبر 2014ء کو تیس احباب و خواتین پر مشتمل ہمارا قافلہ صبح چار بجے درود شریف استغفار اور دعاؤں کا ورد کرتے ہوئے آزاد کشمیر سے 123 ویں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لیے عازم قادیان ہوا۔ پروگرام کے مطابق خدام نے قافلہ کو اپنی نگرانی میں واہگہ بارڈر تک پہنچا دیا۔ واہگہ بارڈر پر ڈیوٹی پر مامور احبابِ جماعت نے والہانہ استقبال سے رونق بڑھائی۔ خدام نے سامان اتارا اور کیمپ پہنچے۔ جہاں مسیح موعودؑ کے لنگر سے آلو کی بھجیا اور حلوہ سے ناشتہ کیا اور چائے نوش کی۔ اس پُر تکلف ناشتہ کرنے سے دل سے دعائیں نکل رہی تھیں۔ انتظامیہ اور ان احباب جماعت کے لیے جو اتنی مستعدی سے چوبیس گھنٹے کام اور مہمانوں کی خدمت میں مصروف تھے۔ دفتری کاروائی کے بعد سارا قافلہ دیگر احبابِ جماعت کے ساتھ پاکستان کے پسنجر ٹرمینل سے کاغذات کی جانچ پڑتال کے بعد واہگہ بارڈر کراس کر کے انڈیا میں داخل ہوا۔ ان کی شٹل سروس انڈین پسنجر ٹرمینل پر لے گئی۔ دفتری کاروائی اور کاغذات چیک ہونے کے بعد جب باہر نکلے تو قادیان کے خدام نے خوش آمدید کہا اور ساتھ ہی مسیح موعودؑ کے لنگر سے تواضع کی اور ساتھ ہی کھڑی گاڑیوں کے لیے ٹکٹ حاصل کیے اور سوار ہو کر قادیان کے لیے روانہ ہو گئے۔ تمام قافلہ والوں کے دل حد سے مسرور تھے۔ اس لیے کہ صرف تین چار احباب کے علاوہ تمام قافلہ والے قادیان دیارِ مسیح موعودؑ میں ہونے والے جلسہ سالانہ میں پہلی مرتبہ شمولیت کرنے جا رہے تھے۔ جس کے لیے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ ’’اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لیے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 341)

یہ قافلہ امرتسر اور پھر بٹالہ پہنچا۔ بتانا مشکل ہے کہ یہ لمحات کس قدر بے چینی اور اضطراب میں گزر رہے تھے کہ قادیان پہنچیں۔ بٹالہ پہنچنے پر تاریخی اوراق آنکھوں کے سامنے گردش کرنے لگے کہ ہم واقعی اسی بٹالہ میں ہیں جہاں سے عاشقانِ مسیح موعودؑ ریلوے اسٹیشن پر اتر کر پیدل یا پھر تانگہ پر سوار ہو کر دیارِ مسیح میں حضرت موعودؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تھے۔ آج ہم قافلہ والے بھی اسی بٹالہ سے گزر رہے تھے اور دل سے دعائیں نکل رہی تھی۔ قادیان سے چند کلومیٹر دور فاصلہ سے منارۃ المسیح نظر آیا یہ نظارہ دیکھتے ہی بے اختیار دل سے دعائیں نکلنا شروع ہوگئیں اور ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ ہم نئی دنیا میں آگئے ہیں۔ تقریباً ساڑھے چار بجے ہماری بس قادیان کی بستی میں جا ٹھہری۔ استقبالیہ کی جانب سے نعرہ ہائے تکبیر اور جلسہ سالانہ قادیان زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی یہ منظر دیکھ کر دل میں شکر کے جذبات ابھرنے لگے اور آنکھیں اشکبار ہوگئیں کیونکہ ناچیز نے تیس اکتیس سال بعد پہلی مرتبہ یہ نظارہ آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا۔ جو ربوہ میں دیکھتے تھے کس قدر ہم محرومیت کا شکار ہیں۔ یہ منظر دیکھتے ہی حضرت مسیح موعودؑ کا یہ شعر زبان پر جاری ہوگیا۔

اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

قادیان کے خدام نے خوب دل کھول کر اللہ اکبر کے نعروں سے خوش آمدید کہہ کر دل کو گرما دیا۔ استقبالیہ کیمپ سے پھر ہم اسی بس کے ذریعہ سرائے طاہر پہنچے۔ سرائے طاہر میں احبابِ جماعت جبکہ نصرت گرلز کالج میں مستورات کا قیام تھا۔ خدام نے جگہ دکھائی اور بستر لگا دیئے۔ نماز سے فارغ ہو کر رجسٹریشن کروائی۔ کمپیوٹرائزڈ کارڈ سے اپنے سینوں کو سجایا۔ قیام سرائے طاہر میں تھا۔ صبح نماز تہجد کی ادائیگی کے لیے دیارِ مسیح موعودؑ کا رخ کیا۔ بیت الفکر میں پہنچ کر دو رکعت نوافل ادا کیے اور مولا کریم کا شکر ادا کیا جس نے ہمیں دیارِ مسیح موعودؑ تک پہنچنے کی توفیق عطاء فرمائی۔ زیرلب دعاؤں میں مصروف بیت الریاضت میں بھی دعاؤں کا موقع ملا۔ سانسوں کی تیزی چشم پُر آب سے بیت الدعا میں جانے کی باری آئی۔ پہنچ کر جسم اور دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی کہ وہاں سے نکلنے کا دل نہیں کر رہا تھا۔ ناچار چشم پُر آب مسجد مبارک میں پہنچ کر نماز تہجد باجماعت ادا کرنے کا موقع ملا۔ فجر کی نماز مسجد اقصیٰ میں ادا کی۔ درس قرآن کریم سے مستفیض ہونے کے بعد باہر صحن میں نکلے منارۃ المسیح کا نظارہ قریب سے کیا جس کی روشنی سارے قادیان کو منور کر رہی تھی۔ ساتھ ہی حضرت مسیح موعودؑ کے والد ماجد کی قبر کی زیارت کی۔ زیرلب دعاؤں اور درود شریف کا ورد کرتے ہوئے دارالمسیح سے باہر نکل کر بہشتی مقبرہ کی زیارت کے لیے چل پڑے۔ بہشتی مقبرہ میں حضرت اقدسؑ کے مزار پر پہنچتے ہی دل کے سب بندھن ٹوٹ گئے آنکھوں سے زار و قطار ساون بھادوں کی جھڑی جو رُکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا سلام پہنچایا۔ دعا کرنے کا خوب موقع ملا۔ مزارِ مبارک کے ساتھ وفا کے پروانوں کے مزار پر بھی دعائیں کی جنہوں نے عشق مسیح موعودؑ میں گھر بار لٹایا اور قادیان میں ایسی دھونی رمائی کہ پھر قادیان کے ہی ہو کر رہ گئے۔ ان تمام وفا کے پروانوں جو خلیفہ وقت کی ندا پر قادیان میں ڈٹ گئے تھے ان کی بلندی درجات کے لیے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعائیں نکلیں۔

ہمارا یہ قافلہ 21 دسمبر 2014ء کو قادیان پہنچ گیا تھا۔ اس لیے 26 دسمبر سے قبل قادیان کے مقدس مقامات کی زیارت، دفاتر اور دیگر تاریخی مقامات دیکھنے کا خوب موقع ملا اور مقدس مقامات میں بار بار جانے اور دعائیں کرنے کا موقع ملتا رہا۔ ان مقدس مقامات میں بیت الدعا، بیت الریاضت، بیت الفکر، حجرہ جہاں سرخ چھینٹوں والا نشان ظاہر ہوا۔ دالان حضرت اماں جانؓ، دار المسیح، تاریخی کنواں، تائی صاحبہ والا کنواں، گول کمرہ، دیوار والی جگہ جو حضرت مسیح موعودؑ کے چچا زاد بھائیوں نے مسجد مبارک جانے سے روکنے کے لیے بنوائی تھی۔ مسجد اقصیٰ، مقام خطبہ الہامیہ، منارۃ المسیح، مہمان خانہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی جائے پیدائش اور جائے رہائش، قدیم ڈیوڑھی، جس سے نکلتے ہوئے اس انگریز آفیسر کا سر ٹکرایا جو بغیر کسی بقیہ صفحہ 14 پر

کلیم احمد کاشمیری ۔ نمائندہ الفضل آن لائن سپین

تاریخ جلسہ ہائے سالانہ سپین

آنحضرت کی پیشگوئی کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور جماعت کے قیام کے جلد بعد احباب جماعت کے تقویٰ کا معیار بڑھانے، آخرت پر یقین میں اضافہ کرنے، باہمی محبت و اخوت اور مودت کا رشتہ مضبوط کرنے، ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے والے حقائق و معارف اور ربانی باتوں کے سننے کے لئے جلسہ سالانہ کا آغاز فرمایا تھا۔ اس جلسہ کے شاندار مستقبل کے بارہ میں آپؑ نے فرمایا تھا:

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 341)

شروع میں یہ جلسہ قادیان میں ہوتا تھا۔ تقسیم ہندوستان کے بعد یہ جلسہ پاکستان میں منعقد ہوتا رہا۔ پھر حالات کی وجہ سے پاکستان سے باہر دوسرے ممالک میں جلسے منعقد ہونے شروع ہو گے۔ مسیح پاک کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ خدائی الفاظ یوں تو ابتداء سے ہی اپنی شان دکھانے لگے تھے تاہم جب اس جلسہ کی شاخیں قادیان سے نکل کر پہلے ربوہ، امریکہ، انگلستان، غانا، نائیجیریا، انڈونیشیا، جرمنی اور پھر دنیا کے بہت سے ممالک پر سایہ فگن ہونے لگیں تو ان الفاظ کے پورا ہونے کی الگ ہی شان نظر آنے لگی۔ ان جلسوں میں دور دراز کے ممالک سے مختلف اقوام کے احباب جماعت کے شامل ہونے کا منظر سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے اِن الفاظ سے خوب واضح ہوتا ہے

’’اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی‘‘

سپین کے جلسہ کے متعلق بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سپین اور سپین میں اسلام کی تاریخ کے بارے میں کچھ ذکر کر دیا جائے۔

سپین کا مختصر تعارف

سپین یورپ کا ایک خوبصورت ملک ہے۔ اس کا نام ہسپانیہ ہے۔ سرکاری طور پر مملکت ہسپانیہ کاستین، کتالان، باسک سمیت بہت سی قدیم قوموں کا ملک ہے۔ مغرب کی جانب یہ پرتگال، جنوب میں جبل الطارق اور مراکش اور شمال مشرق میں انڈورا اور فرانس کے ساتھ ملتا ہے۔ اسپین میں زیادہ تر لوگ مسیحی مذہب کو مانتے ہیں۔ 76 فی صد ہسپانیہ کے باشندے مسیحی ہیں۔ 2 فی صد باشندے دوسرے مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں۔

سپین میں اسلام کی آمد

تاریخ میں عام طور پر لکھا ہوا ہوتا ہے کہ مسلمان سپین یعنی اندلس میں 91 ہجری بمطابق 709 عیسوی کاؤنٹ جولیس کی درخواست پر آئے جس کی بیٹی کے ساتھ راڈرک بادشاہ نے زیادتی کی تھی۔ اور پھر 711ء میں طارق بن زیاد کے ہاتھوں راڈرک کی شکست کے بعد یکے بعد دیگرے قرطبہ، طلیطلہ اور اشبیلیہ مسلمانوں کے قبضہ میں آتے چلے گئے۔ لیکن ایک اور حقیقت جس کا بعض مؤرخین نے ذکر کیا ہے اسے عموماً فراموش کر دیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان یہاں پر اسلام کے آغاز میں ہی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد پہنچ گئے تھے اور ان کی یہ ہجرت کسی دنیاوی لالچ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس زمانے میں ابھرنے والے بعض فتنوں سے بچنے کی خاطر تھی۔ بہر حال جب مسلمان اس ملک میں آئے تو انہوں نے یہاں آ کر ایک تو اس ملک کے قوانین کا احترام برقرار رکھا دوسرے یہاں کی رعایا کا ہر طرح سے خیال رکھا اور عدل و انصاف کو قائم کیا۔

مسلمانوں نے یہاں کی زمینوں کو آباد کر کے زراعت کے قابل بنایا اور اجاڑ بستیوں کو آباد کیا۔ بڑی پُرشکوہ اور خوبصورت عمارتیں تعمیر کیں اور دوسری اقوام سے تجارتی تعلقات استوار کئے۔ مہمانوں کے لئے سرائیں اور مریضوں کے لئے بڑے بڑے شفاخانے بنائے جہاں امیر اور غریب کے فرق کے بغیر سب کو بہترین علاج اور دوسری سہولیات مہیا کی جاتیں۔ تعلیم و تدریس کو عام کیا یونانی اور لاطینی کتب کے ترجم ہونے لگے اور ایسی یونیورسٹیاں بنائی گئیں جو مدت تک پورے یورپ کے لئے علم کا مرکز بنی رہیں۔ مسلمانوں کے ان کارناموں کی وجہ سے عوام کے دلوں میں ان کی محبت مسلسل بڑھتی رہی اور سات سو سال تک انہوں نے بڑی شان و شوکت کے ساتھ یہاں پر حکومت کی حتیٰ کہ قرونِ وسطی کے ایک جرمن مؤرخ نے اپنے مخطوط میں قرطبہ کو دنیا کا نگینہ قرار دیا اور لکھا کہ قرطبہ کی صاف اور پکی سڑکیں اس زمانہ میں بھی لندن اور پیرس کی ریتلی اور گرد آلود سڑکوں سے بالکل مختلف تھیں۔

احیاء دین کا آغاز

سپین کی یہ حکومت اگرچہ اس وقت کے مسلمان حکمرانوں کی بد عملیوں اور سازشوں کے نتیجہ میں قائم نہ رہ سکی لیکن خلفائے احمدیت نے سپین میں دین حق کے از سر نو احیاء کے لئے ہمیشہ جو مخلصانہ کوششیں اور درد مندانہ دعائیں کی ہیں وہ ایک دن ضرور رنگ لائیں گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جب پہلی بار سپین تشریف لائے تو غرناطہ میں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کی متضرعانہ دعاؤں کو سنا اور ایک عظیم الشان بشارت سے نوازا۔ چنانچہ حضورؒ نے فرمایا۔

’’میں بہت پریشان تھا۔ سات سو سال تک وہاں مسلمانوں کی حکومت رہی ہے۔ اس وقت کے بعض غلط کار علماء کی سازشوں کے نتیجہ میں وہ حکومت مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئی۔۔۔۔غرناطہ جاتے ہوئے میرے دل میں آیا کہ ایک وقت وہ تھا کہ یہاں کے در و دیوار سے درود کی آوازیں اُٹھتی تھی۔ آج یہ لوگ گالیاں دے رہے ہیں۔ طبیعت میں بڑا تکدر پیدا ہوا۔ چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ جس حد تک کثرت سے درود پڑھ سکوں گا پڑھوں گا تا کہ کچھ تو کفارہ ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت نے مجھے بتائے بغیر میری زبان کے الفاظ بدل دیئے۔ گھنٹے دو گھنٹے کے بعد اچانک جب میں نے اپنے الفاظ پر غور کیا تو میں اس وقت درود نہیں پڑھ رہا تھا بلکہ اس کی جگہ لا الہ الا انت اور لا الہ الا ھو پڑھ رہا تھا یعنی توحید کے کلمات میری زبان سے نکل رہے تھے۔ تب میں نے سوچا کہ اصل تو توحید ہی ہے۔‘‘

الغرض حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ارض اندلس پر از سر نو دین حق کا جھنڈا لہرانے کے لئے یکم فروری 1936ء کو محترم ملک محمد شریف صاحب گجراتی کو قادیان سے سپین روانہ فرما کر جس مشن کا آغاز فرمایا تھا وہ خلفائے احمدیت کی بابرکت دعاؤں اور تاریخ ساز منصوبوں کے ذریعہ محترم مولانا کرم الہٰی صاحب ظفر جیسے وفا شعار اور فدائی واقفین زندگی کی بے لوث قربانیوں کے جلو میں مسلسل آگے بڑھ رہا ہے اور اللہ کے فضل سے ہر آنے والے دن میں اس میں تقویت اور وسعت پیدا ہو رہی ہے۔

جماعت احمدیہ کو سپین میں تقریباً 750 سال کے طویل عرصہ کے بعد خلافت ثالثہ کے عہد با سعادت میں پیدرو آباد کے مقام پر بیت الذکر بنانے کی توفیق ملی اور 9 اکتوبر 1980ء کو وہ ساعت سعد آئی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے دست مبارک سے نہایت متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ اس کا سنگ بنیاد رکھا اور اسے ’’بیت بشارت‘‘ کے نام سے موسوم کیا۔ پیدرو آباد میڈرڈ سے قرطبہ جانے والی شاہراہ پر قرطبہ سے 34 کلو میٹر پہلے واقع ہے۔ بیت الذکر کے دونوں اطراف سے سڑکیں گذرتی ہیں اور بلند مقام پر واقع ہونے کی وجہ سے بیت کے سفید مینار دور سے دکھائی دیتے ہیں۔ بلاشبہ جماعت احمدیہ کی یہ بیت اس خطّہ میں دین حق کے احیائے نو کے اس عظیم الشان انقلاب کا پیش خیمہ ہے جس کا ظہور خدا تعالیٰ کا منشاء اور اس کی اٹل تقدیر ہے۔

(روزنامہ الفضل 29 اپریل 2010ء صفحہ 5 - 6)

سپین میں جلسہ سالانہ کی تاریخ

سپین میں جلسہ سالانہ کا آغاز 1983ء سے ہوا۔ اس کے بعد سوائے چند سالوں کے ہر سال باقاعدہ جلسہ سالانہ مسجد بشارت میں منعقد کیا جاتا رہا۔ مسجد بشارت میں کام کی وجہ سے چند سال جلسہ مسجد بیت الرحمان والنسیا میں منعقد ہوتا رہا۔ 2019ء میں سپین کا 32 واں جلسہ سالانہ پیدروآباد میں منعقد ہوا۔

2005ء اور 2010ء کا جلسہ سالانہ سپین تاریخی تھا۔ ان جلسوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بنفس نفیس شرکت فرمائی اور آپ نے ان جلسوں سے خطاب بھی فرمایا۔ ان

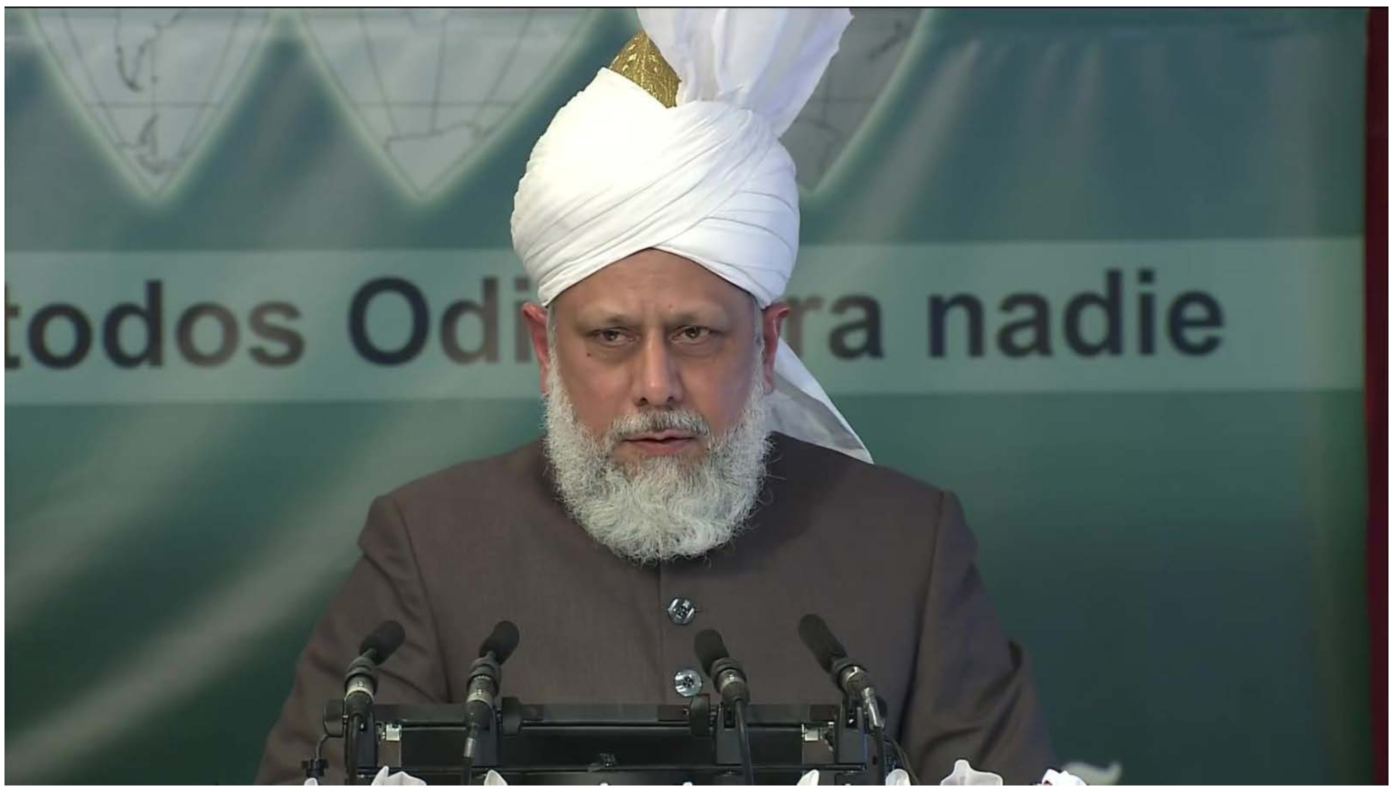

دونوں کی روداد روزنامہ الفضل سے پیش ہے۔

7 اور 8 جنوری 2005ء کو سپین کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرکت فرمائی اور جلسہ سے خطاب بھی فرمایا۔ اس جلسہ میں بیعت کی تقریب ہوئی۔ تین پاکستانی اور ایک مراکش سے تعلق رکھنے والے دوست نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

سپین میں یہ پہلا موقع ہے کہ صدر مملکت نے اپنا پیغام جلسہ کے لئے بھیجا ہے۔ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ نئے سال کے اس پہلے ہفتہ میں ہی اور پھر حضور انور ایدہ اللہ کے سپین کے پہلے سفر میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نظارے نظر آئے۔ الحمد للہ۔

صدر مملکت کا پیغام

صدر مملکت نے اپنے پیغام میں کہا: Hon. Jose Luis Rodriguez Zapatero

جماعت احمدیہ کے روحانی رہنما کی سپین آمد کے موقع سے استفادہ کرتے ہوئے میں آپ کو دلی طور پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور بڑے زور سے اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ انسانیت کے مستقبل کے لئے ضروری ہے کہ مختلف مذاہب کے مابین گفتگو ہوتی رہے۔ اور عقائد بھی بار بار منظر عام پر لائے جائیں جن سے قوموں کے مابین امن قائم ہو سکے اور انسانی حقوق کو فروغ دیا جائے اور نفرتوں اور جھگڑوں کو ختم کیا جائے جو ہمیں ایک دوسرے سے جدا کرتے ہیں اور مسلسل تباہ کر رہے ہیں۔

مزید کہ خصوصی طور پر یہ کام جو پیدروآباد میں کیا جارہا ہے یہ مختلف مذاہب کے لوگوں کو پرامن طریق پر اکٹھا کرنے کی بہترین مثال ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ کون سی جگہیں ہیں جہاں اخلاق اور مذہبی اقدار پائی جاتی ہیں اور کون وہ لوگ ہیں جو مذہبی معاملات کو خلط ملط کر کے دین کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آج کی پُرمسائل دنیا اور مختلف قسم کے عقائد بڑے زور کے ساتھ ہماری توجہ اس طرف مبذول کرواتے ہیں کہ مختلف قوموں، تہذیبوں کو اب اکٹھے مل کر پہلے سے بڑھ کر پیار محبت کی فضا قائم کرنی چاہیے۔۔۔۔۔

اس جلسے سے ڈائریکٹر آف ریلیجیس افیئرز نے بھی خطاب فرمایا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ حکومت کا کوئی نمائندہ جلسہ سالانہ سپین میں شامل ہو۔

پیدروآباد کی میئر نے بھی اس جلسہ سے خطاب فرمایا اور کہا۔ ’’میرے لئے میئر کی حیثیت سے اور پیدروآباد کی عوام کے لئے یہ خوشی کی بات ہے کہ آپ ہمارے ملک اور گاؤں میں آئے...... سپین کے پہلے مشنری مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب اور ان کے اہل وعیال کو خاص اور ہمدردانہ سلام کہنا چاہوں گی کہ انہوں نے ہمیشہ پیدروآباد کے ساتھ اپنا خاص تعلق سمجھا اور ان کا جسد خاکی ہمارے گاؤں میں ہے اور ہمیشہ رہے۔

25 سال سے جب سے پیدروآباد میں احمدیہ جماعت کا مشن قائم ہے اور 1889 سے جب بانی جماعت احمدیہ نے دعویٰ کیا تھا میں سمجھتی ہوں کہ ایک پرامن اور خوش آئندہ مستقبل ہی کی علامت ہے۔ آخر میں میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے میری گذارشات کو توجہ سے سنا اور خواہش کرتی ہوں کہ آپ کا بیسواں جلسہ سالانہ آپ کے لئے بہت مفید ہو اور آپ کی خواہشات کے مطابق پورا ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے سپین کے اس تاریخی جلسہ سالانہ سے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں سپین میں مسلمان حکومتوں کی عظمت و شوکت، ان کے عروج اور پھر اس کے زوال کی وجوہات اور ان کے حالات بیان کرتے ہوئے احباب جماعت سپین کو دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ جن لوگوں نے سپین پر سات سو سال عظیم الشان حکومت کی ان کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا وعدہ نہیں تھا۔ انہوں نے جب احکامات الٰہی سے روگردانی کی تو ان کی وہ عظیم الشان حکومتیں بھی ختم ہوگئیں جن کی عظمت اور شان و شوکت کی گواہی آج ان کے دور کی مساجد اور محلات دیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ کے لئے غالب آنا ہے اور یہ غلبہ ہم نے دلوں کو جیت کر حاصل کرنا ہے پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور پیغامِ حق پہنچانے کے لئے مستعد ہو جائیں۔

حضور انور نے خصوصاً قرطبہ شہر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شہر اور اس کے اردگرد آباد لوگوں کو دعوت الی اللہ کریں۔ یہ عربوں کی ہی نسلیں ہیں ان کو پیغامِ حق پہنچائیں اور ان کے آباؤ اجداد کے بارے میں بتائیں کہ وہ مسلمان تھے اور زبردستی عیسائی بنائے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے مسجد بشارت سپین کے سنگِ بنیاد کے موقع پر ایک ارشاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس جگہ کا انتخاب نہ میں نے کیا ہے نہ کرم الٰہی ظفر صاحب نے بلکہ اس جگہ کا انتخاب خدا تعالیٰ نے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کے لئے اس جگہ کو چنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا پس اب یہ جگہ اور یہ بیت الذکر بہت اہم ہے۔ اور اب ان شاء اللہ اسی جگہ سے سپین میں دینِ حق کا نور پھیلے گا اس جگہ کو اب ہمیشہ کے لئے ایک مرکزی حیثیت حاصل رہے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر بھی فرمایا کہ کس طرح انہوں نے اپنی ساری زندگی سپین میں خدمتِ دین میں گزار دی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا وہ تو شہید ہیں۔ فرمایا ان کا نمونہ آپ کے سامنے موجود ہے اس لئے اب آپ سب دعوتِ الی اللہ کی طرف توجہ دیں اور اس فرض کی کماحقہ ادائیگی کی توفیق پائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ کا یہ خطاب جو ایم ٹی اے پر نشر ہو چکا ہے پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد احباب جماعت نے نعرے بلند کئے اور افریقن احمدی بھائیوں نے اپنے مخصوص انداز میں کلمہ پڑھا۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور ڈائریکٹر آف ریلیجیس افیئرز اور پیدروآباد کی میئر کو تحائف بھی پیش کئے۔

جماعت احمدیہ سپین کے اس بیسویں جلسہ سالانہ میں چار سو اکسٹھ احباب شامل ہوئے۔ گزشتہ سال کے جلسہ سالانہ سے یہ تعداد تین گنا ہے۔ سپین کے علاوہ انگلستان، جرمنی، پرتگال، ہالینڈ، اٹلی اور کینیڈا سے احباب جماعت اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔

اس کے علاوہ چالیس سپینش مہمان بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ سالانہ کی تصاویر کے ساتھ کوریج یہاں کے دو اخباروں، قرطبہ نے اپنی 8 جنوری کی اشاعت میں اور ملک کے ایک نیشنل اخبار نے بھی اپنی 8 جنوری 2005ء کی اشاعت میں کی۔ ان اخبارات نے حضور انور کی سپین میں آمد کا ذکر کیا۔ اور جلسہ کی خبریں دیں۔ اور لکھا کہ یہ پروگرام ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر ہو رہا ہے۔ ان اخبارات نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی اور لکھا کہ یہ جماعت امن پسند ہے اور ہر قسم کے فتنہ وفساد کے خلاف ہے۔

(روزنامہ الفضل 19 جنوری 2005 صفحہ 1-2)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دوسرا دورۂ سپین

30 مارچ 2010ء وہ مبارک دن تھا جب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے سرزمین سپین کو دوسری بار اپنے وجود سے برکت بخشی۔ جماعت احمدیہ سپین نے اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنا 25 واں جلسہ سالانہ 2اور 3 اپریل 2010ء کو ’’بیت بشارت‘‘ میں منعقد کرنے کی توفیق پائی۔

2 اپریل 2010ء کو جمعۃ المبارک کے خطبہ سے جماعت احمدیہ سپین کے سالانہ جلسہ کا آغاز ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے سے قبل بیت بشارت کے احاطہ میں تشریف لے جا کر دوپہر دو بجے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ سپین کا جھنڈا مکرم مبارک احمد خان صاحب امیر جماعت سپین نے لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ اور پھر 2 بج کر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ تشریف لے گئے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے ساتھ جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔

جلسہ سالانہ سپین 2010ء کا اختتامی اجلاس

3 اپریل 2010ء شام 5 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز جلسہ سالانہ سپین کے اختتامی اجلاس کے لئے جلسہ گاہ تشریف لائے۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور پُر نور جلسہ سالانہ سپین کے اختتامی خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے تو احباب نے فرطِ جذبات سے مغلوب ہو کر نعرے لگانے شروع کئے اس پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جتنے نعرے لگانے ہیں ابھی لگا لیں کیونکہ آج میرا موضوع ایسا ہے کہ جس میں نعروں کی ضرورت نہیں ہو گی۔

اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورہ الفاتحہ کے بعد فرمایا کہ وہ شخص یا قوم جس نے ترقی کی منازل طے کرنی ہوں اس کے سامنے ایک مطمع نظر ہوتا ہے۔ مومن کا کام صرف اپنا فائدہ دیکھنا نہیں بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانا ہے اور فائدہ تبھی پہنچایا جا سکتا ہے جب اپنے پاس وہ سامان ہوں جو دوسروں کے لئے فائدہ مند ہوں۔ فرمایا وہ اعلیٰ ترین خزانہ جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے وہ نیکی کی باتیں اور اعلیٰ اخلاق ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ہر ایک شخص کا کوئی مطمع نظر ہوتا ہے جسے وہ اپنے پر مسلط کرتا ہے سو تمہارا مطمع نظر نیکیوں میں بڑھنا ہونا چاہئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خیر اور بھلائی کی ہر ایک قسم میں سبقت کرو اور زور مار کر سب سے آگے بڑھو۔ حضور انور نے فرمایا کہ صرف جماعت میں رسمی طور پر شامل ہو جانے سے فیض نہیں پہنچیں گے بلکہ ہر فرد کو یہ فیض حاصل کرنے کے لئے فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ پر توجہ دینا ہو گی۔

فرمایا !

کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنے کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’تو کہہ دے کہ اے لوگو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔‘‘

اسوۂ رسول ﷺ میں سے تحمل و برداشت کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک بدوی نے مال لینے کے لئے آپ کی چادر کو اس قدر کھینچا کہ آپ کی گردن پر نشان پڑ گیا لیکن آپ نے اسے سزا دینے کی بجائے مزید عطا فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں تحمل کی اعلیٰ ترین مثال ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں نظر آتی ہے۔ فرمایا کہ ایک شخص آپ کو آپ کے رفقاء کے سامنے گالیاں دیتا چلا جاتا ہے لیکن حضرت مسیح موعودؑ ہیں کہ نہ خود اسے کچھ کہتے ہیں نہ کسی کو کہنے دیتے ہیں۔ آخر وہ خود ہی تھک کر چلا جاتا ہے۔

فرمایا: یورپ والوں نے پچھلی کچھ دہائیوں سے عورتوں کو بعض حقوق دیے ہیں اور ان حقوق کے نام پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ نے چودہ سو سال پہلے عورت کے حقوق قائم فرمائے۔ آپ نے اسے ورثہ میں حق دلایا۔ اسی طرح عورت کے مال کو اس کی ملکیت قرار دیا اور خاوند کو اس پر کسی قسم کے تصرف سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ کو عورتوں کے جذبات کا اس قدر احساس تھا کہ ایک دفعہ فرمایا کہ نماز کے دوران بچہ کے رونے کی آواز پر میں نماز جلد ختم کر دیتا ہوں کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس بچے کی ماں کو تکلیف نہ ہو۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو جو آخری نصیحت کی اس میں فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ ہمیشہ حسنِ سلوک کرتے رہو۔

فرمایا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ’’اگر کوئی گناہ کی زہر کھا چکا ہے تو محبت اور اطاعت اور پیروی کے تریاق سے زہر کا اثر جاتا رہتا ہے اور جس طرح بذریعہ دوا مرض سے ایک انسان پاک ہو سکتا ہے ایسا ہی ایک شخص گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور جس طرح نور ظلمت کو دور کرتا ہے اور تریاق زہر کو زائل کرتا ہے اور آگ جلاتی ہے ایسا ہی سچی اطاعت اور محبت کا اثر ہوتا ہے‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے اسوہ کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرنے والے بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب شاملین جلسہ کو اپنے خاص فضل اور رحم سے نوازتا رہے۔ اس جلسہ کی برکات سب پر ہمیشہ ظاہر ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور امان میں سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹیں اور ہمیشہ خدا تعالیٰ سب کا حامی و ناصر رہے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل 30اپریل 2010ء صفحہ 4)

جلسہ کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔

2019 میں سپین کا جلسہ 32واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ کورنا وائرس کی وجہ سے اس کے بعد سے اب تک جلسہ نہیں ہوسکا۔ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے حالات بہتر بنائے تا کہ پھر اسی طرح سے ہر ملک میں جلسہ کی رونقیں بحال ہوسکیں۔

وسیم احمد ظفر۔ نمائندہ الفضل آن لائن برازیل

تاریخ جلسہ ہائے جماعت احمدیہ برازیل

1994ء تا 2002ء

خاکسار مکرم ایڈیٹر صاحب الفضل آن لائن کا انتہائی شکر گزار ہے کہ انہوں نے جلسہ سالانہ کی تاریخ مرتب کرنے کی تحریک کی جس کے نتیجہ میں محنت کر کے اس تاریخ کو مرتب کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ برازیل میں جلسہ سالانہ کا آغاز خاکسار کے ذریعہ 1994ء میں ہوا اور اس کے بعد بغیر کسی وقفہ کے ہر سال منعقد ہوتا رہا ہے سوائے گزشتہ سال کے جسکا وائرس کیوجہ سے بادل ناخواستہ انعقاد ممکن نہ ہوسکا اور امسال 2021ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو ستائیسواں جلسہ سالانہ منعقد کرانے کی توفیق ملی ہے۔ الحمد للہ

جماعت احمدیہ برازیل کے جلسوں کی تاریخ کو دو قسطوں میں قلمبند کرنے کا ارادہ ہے ایک خلافت رابعہ کے دور میں 1994ء تا 2002ء تک کے جلسے اور پھر 2003ء سے خلافت خامسہ کے دور کے اب تک منعقد ہونے والے جلسے۔

کچھ ایسی باتیں ہیں جو ہر جلسہ میں ہوتی رہیں اس لئے ان سبکا یکجائی شکل میں لکھ دینا مناسب ہوگا۔ تمام جلسے برازیل کے شہر پیٹروپولس میں جماعت احمدیہ کے مشن ہاؤس میں منعقد ہوئے۔ ان سب جلسوں کی تیاری اور وائینڈ اپ کا کام ممبرز رضاکارانہ طور پر وقار عمل کے ذریعہ کرتے رہے جن میں ماحول کی صفائی۔ برتنوں کی صفائی۔ رنگ برنگی جھنڈیاں تیار کرنا نیز بینرز اور تزئین و آرائش کا کام وغیرہ۔ پہلے جلسہ سے ہی سارا کھانا لنگر خانہ میں تیار ہوتا رہا اور مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ اپنی ٹیم کیساتھ بڑی محنت سے یہ خدمت بجالاتی رہیں۔ قرآن کریم کے تراجم اور لٹریچر کی نمائش لگائی بھی باقاعدگی سے لگائی جاتی رہی۔ پہلے جلسہ سے ہی ہر سال جلسہ کے موقع پر عطایاجات اکٹھے کر کے ان سے ضروری چیزیں خریدی جاتی رہی ہیں اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اندازا 300 افراد تک کھانا تیار کرنے اور کھلانے کے لئے تمام تر سامان موجود ہیں۔ تمام جلسوں میں چونکہ نئے لوکل مہمان شامل ہوتے رہے اس لئے اصل تقریر کے ساتھ ساتھ خاکسار اسلام اور احمدیت کا تعارف بھی کرواتا رہا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھا کر اس بات کی منادی بھی کہ جس مسیح نے آنا تھا آ گیا ہے۔

پہلا جلسہ سالانہ 1994ء

خاکسار 15 دسمبر 1994ء کو برازیل پہنچا اور مکرم سیّد محمود احمد صاحب مرحوم صدر جماعت اور مکرم مولانا محمد یوسف یاوسن صاحب مبلغ انچارج کے ساتھ مل کر فوراہی برازیل میں جلسہ سالانہ کا آغاز کر دیا چنانچہ جماعت احمدیہ برازیل کا پہلا تاریخی جلسہ سالانہ 22 جنوری 1994ء بروز ہفتہ پیٹروپولس شہر میں واقع مشن ہاوس کی بلڈنگ کے ہال میں منعقد ہوا جلسہ ایک دن کا تھا اور اس ضمن میں اٹھنے والے تمام تر اخراجات عطایاجات کے ذریعہ انجام پانے کی توفیق ملی۔ اس پہلے جلسہ میں 80 کے قریب افراد نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی پیٹروپولس شہر کی کونسل کے صدر جناب Marcio Arruda تھے۔ لنگر خانہ کا بابرکت آغاز بھی اسی جلسہ کیساتھ ہوگیا اور سارا کھانا مشن ہاوس میں ہی تیار کیا گیا جلسہ سالانہ سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ نے کامیابی کے لئے دعا کی اور بعد میں کامیاب جلسہ سالانہ پر بہت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد بھی پیش کی۔

دوسرا جلسہ سالانہ 1995ء

جماعت احمدیہ برازیل کا دوسرا جلسہ سالانہ مؤرخہ 22جنوری 1995ء بروز اتوار منعقد کیا گیا حاضرین کی تعداد 50 کے قریب رہی۔ شہر کی اخبارات میں رپورٹس شائع ہوئیں۔ ایک گرجا کے پادری جناب Eduardo اپنے 8 ساتھیوں سمیت اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ مین تقاریر مکرم سید محمود احمد صاحب مرحوم اور خاکسار (وسیم احمد ظفر) کی تھیں خاکسار نے بائیبل کی عمدہ اخلاقی تعلیم کے چند اقتباسات بھی پیش کئے جنکا دوسرے مذہب کے افراد پر بہت اچھا اثر ہوا۔

عطایاجات: سید محمود احمد صاحب۔ وسیم احمد ظفر۔ صادقہ بیگم صاحبہ۔ مولوی محمد شریف صاحب۔ سسٹر آمنہ۔ Celso . عبد الرشید۔ ریحان مجید۔

تیسرا جلسہ سالانہ 1996ء

جماعت احمدیہ کا تیسرا جلسہ سالانہ 14 جنوری 1996ء بروز اتوار منعقد ہوا۔ حاضری اندازا 45 تھی۔ اخبارات میں بھی کوریج ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ نے اپنے ایک خط میں فرمایا ''اللہ تعالیٰ آپکے جلسہ کو کامیاب کرے اور آپکی تبلیغی مساعی کو قبول فرمائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ اللہ آپکو سلسلہ کی مقبول خدمت کی توفیق عطاء فرمائے دین و دنیا کی حسنات سے نوازے اور آپکو ایک کامیاب داعی الی اللہ بنائے'' اس جلسہ کا موضوع ''اسلام میں انسانی حقوق'' تھا۔ دوران جلسہ ایک پاکستانی فیملی کے چار افراد نے بیعت کرنے کی بھی سعادت حاصل کی۔ پہلی بار کرائے پر لینے کی بجائے 50 کرسیاں اور چند میز خریدے گئے جنہیں مشن ہاوس تک لانے کے لئے ایک عرب دوست مکرم عزالدین صاحب نے خاص تعاون کیا۔ صبح کے وقت پہلا اجلاس ممبرز کا ہوا تلاوت نظم تقاریر کے علاوہ کچھ دلچسپ مقابلے بھی کروائے۔ اختتامی اجلاس میں خاکسار نے تلاوت قرآن کریم۔ آفونسو بخاری صاحب نے ترجمہ۔ احمد بدوی صاحب نے حدیث اور عبد الرشید صاحب نے ملفوظات پیش کئے۔ خاکسار نے ''اسلام کے عقائد'' اور مکرم سید محمود احمد صاحب نے ''اسلام میں انسانی حقوق'' کے بارہ میں تقاریر کیں جنکے بعد سوال و جواب کی مجلس بھی ہوئی۔ جلسہ کے اختتام پر خاکسار نے دعا کروائی

عطیہ جات: سید محمود احمد صاحب۔ ریحان مجید۔ وسیم احمد ظفر۔ انیلہ ظفر۔ صادقہ بیگم و مولوی محمد شریف صاحب۔ (امریکہ) جہانگیر راجہ۔ معمر منیر کھارا۔ آفونسو بخاری۔ عبد الرشید۔ فخر النساء۔ کریم احمد شریف (امریکہ) سسٹر آمنہ۔

چوتھا جلسہ سالانہ 1996ء

جماعت احمدیہ برازیل کا چوتھا جلسہ سالانہ 14 اور 15 دسمبر بروز

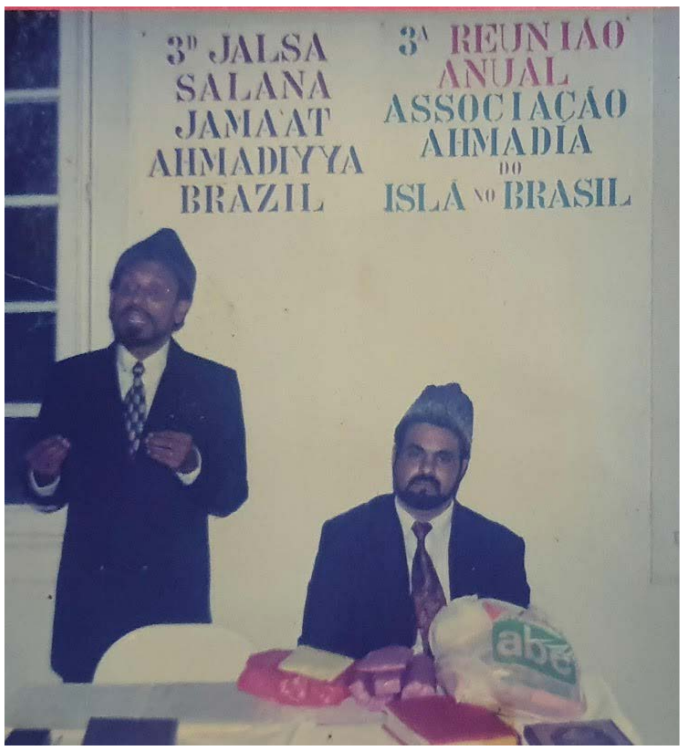

ہفتہ و اتوار منعقد ہوا اس میں شرکاء کی تعداد 60 تھی۔ اسکی خاص باتوں میں ایک تو یہ کہ پہلی بار دو دن کا جلسہ منعقد ہوا دوسرے یہ کہ 1996ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے معرکۃ الآراء لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی کو 100 سال پورے ہوئے جسکی وجہ سے دنیا بھر میں جلسے منعقد کئے گئے جماعت احمدیہ برازیل میں بھی اسی مناسبت سے جلسہ کا موضوع ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' رکھا گیا اور بڑی تفصیل سے اس نشان الٰہی کی اہمیت کو بیان کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ نے اپنے ایک خط میں تحریر فرمایا ''بہت خوشی ہوئی اللہ مبارک فرمائے اور تمام افراد جماعت کو اسکی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطاء فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو اور آپکو حکمت اور محنت سے کام کرنے کی توفیق بخشے۔'' ہفتہ والے دن کے اجلاس میں ممبرز جماعت شامل ہوئے اور تقاریر کے علاوہ کچھ دلچسپ مقابلے بھی کروائے گئے۔ اگلے روز بروز اتوار نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی نیز نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم بھی ہوا۔ وقفہ کے بعد اختتامی اجلاس شروع ہوا جس میں ممبرز کے علاوہ مقامی افراد نے بھی شرکت کی۔ خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کی اور ترجمہ بھی پڑھا مکرم معمر منیر کھارا صاحب نے نظم پڑھی۔ اس جلسہ میں اسلام۔ یہودیت اور عیسائیت کے متعلق تقاریر ہوئیں ایک گرجا کے پادری Juel نے بھی اس اختتامی اجلاس میں شرکت کی اور عیسائیت کے متعلق تقریر کی انہوں نے جماعت کی مذہبی رواداری کو بہت سراہا انہوں نے کہا کہ ''میرے لئے اپنی نوعیت کا یہ پہلا جلسہ ہے اور انہیں اس میں شرکت کر کے بہت خوشی ہو رہی ہے۔'' یہودی نمائندہ کے انکار کے بعد جماعت کے ایک ممبر عبد الرشید صاحب نے یہودیت کے بارہ میں مضمون تیار کر کے پیش کیا۔ اس جلسہ میں کچھ عرب دوست بھی شامل تھے اور اتفاق سے مکرم محمود احمد صاحب کی ہمشیرہ فاطمہ بیگم لندن سے آئی ہوئی تھیں جنکو عربی زبان میں مہارت تھی چنانچہ انہوں نے عربی زبان میں تقریر کی جس سے عرب لوگ بہت خوش ہوئے۔ خاکسار کی تقریر ''جلسہ سالانہ کی غرض و غایت'' کے متعلق تھی اس کے علاوہ خاکسار نے لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی کا پس منظر بھی تفصیل سے بیان کیا اور حاضرین کو بتایا کہ کس طرح یہ خدا تعالیٰ کی نصرت کا نشان اور اعجاز تھا جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے ظاہر ہوا۔ مکرم سید محمود احمد صاحب نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں مذکور پانچ سوالات اور انکے جوابات کو بہت عمدگی کیساتھ بڑی تفصیل سے پیش کیا۔ آخر میں مہمانوں نے اسلام اور احمدیت کے بارہ میں متفرق سوالات کئے جنکے انہیں جوابات دئے گئے۔ خاکسار نے اختتامی دعا کروائی۔

عطیہ جات: سید محمود احمد صاحب وسیم احمد ظفر۔ انیلہ ظفر۔ صادقہ بیگم و مولوی محمد شریف صاحب۔ (امریکہ) الیاس احمد (امریکہ)۔ عبد الرشید۔ سسٹر آمنہ ۔صفیہ پروین مرحومہ۔ ندیم احمد طاہر۔ اعجاز احمد ظفر۔ کریم احمد شریف (امریکہ)

پانچواں جلسہ سالانہ 1998ء

جماعت احمدیہ کا پانچواں جلسہ سالانہ 21 اور 22 مارچ 1998ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوا کم و بیش 60 افراد نے شرکت کی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خط میں تحریر فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے‘‘۔اس جلسہ کی بھی مقامی اخبارات میں کوریج ہوئی۔ امسال جلسہ کا موضوع ’’مذاہب کے درمیان رواداری‘‘ رکھا گیا تھا جسے سب نے بہت پسند کیا مئورخہ 21 مارچ جلسہ کے پہلے روز جلسہ کی صدارت خاکسار نے کی اور اپنی تقریر میں جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کیں اور اس ضمن میں ممبرز کی جو ذمہ داریاں ہیں انکی طرف توجہ دلائی ۔ آخر میں ایک دلچسپ سیشن تھا کہ ہر ممبر اپنے جذبات و تاثرات بیان کرے خاص طور پر نو مبائعین۔ اس اجلاس کے آخر میں سوال و جواب کا بھی سیشن ہوا۔

دوسرے روز 22 مارچ کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد خاکسار نے درس قرآن کریم بھی دیا۔ وقفہ کے بعد اختتامی اجلاس خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم سید محمود احمد صاحب نے کی اور ترجمہ پڑھ کر سنایا نظم معمر منیر کھارا صاحب نے پڑھی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں جماعت کا تعارف کروایا عقائد بیان کئے نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری سنائی اور سب شرکت کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ ایک گرجا کی پادری خاتون Dona Odete نے بھی جلسہ میں شرکت کی اور بہت خوشی کا اظہار کیا انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ’’یہ جلسہ مذہبی رواداری کی عمدہ مثال ہے‘‘ انہوں نے کہا کہ یہاں آنے سے قبل طرح طرح کے خیالات اور اندیشے تھے لیکن یہاں جو دیکھا وہ سراسر مختلف ہے میں اپنے آپ کو گھر میں ہی محسوس کر رہی ہوں۔ آخری تقریر مکرم سید محمود احمد صاحب کی تھی جنہوں نے قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے نمونوں کی روشنی میں اسلامی مذہبی رواداری کے بارہ میں بتایا۔آخر میں سوال و جواب کا بھی سیشن تھا جس میں لوگوں نے مختلف سوالات کئے جنکے انہیں جوابات دئے گئے ۔ اس جلسہ کے آخر میں دعا سے قبل عزیزم ندیم احمد طاہر کی تقریب آمین بھی ہوئی جو جماعت احمدیہ برازیل میں اس قسم کی پہلی تقریب تھی۔ خاکسار نے اختتامی دعا کروائی ۔

عطیہ جات: سید محمود احمد صاحب وسیم احمد ظفر۔ انیلہ ظفر۔ ندیم احمد طاہر۔ اعجاز احمد ظفر۔ سسٹر آمنہ

چھٹا جلسہ سالانہ 1999ء

جماعت احمدیہ کا چھٹا جلسہ سالانہ 27 اور 28 فروری 1999ء کو بروز ہفتہ و اتوار منعقد کیا گیا۔ حاضری کم و بیش 100 کے قریب تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس جلسہ کے کامیاب ہونے کی دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور زیادہ سے زیادہ احباب اسکی برکات سے مستفیض ہوں‘‘۔ اس جلسہ کا موضوع ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ تھا جو یہاں کے لحاظ سے اچھوتا اور چونکا دینے والا تھا چنانچہ ایک اخبار نے اس ضمن میں میرے انٹرویو پر مبنی بہت اچھی رپورٹ بھی شائع کی جس میں بڑی جرات کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو جماعت کا موقف ہے وہ لکھا ۔ اس جلسہ میں پہلے سالوں کی نسبت زیادہ منظم طریق پر انتظامات کئے گئے ۔ پہلے روز 27 فروری کو جلسہ کا افتتاح ہوا اور خاکسار نے جلسہ سالانہ کے مقصد اور جماعتی روایات کے بارہ میں تقریر کی۔ خاکسار کی درخواست پر سب ممبران نے اپنے اپنے تبلیغی واقعات سنائے یہ مجلس بہت ہی ایمان افروز رہی۔ سوال و جواب کے علاوہ کچھ علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے۔ عام دینی معلومات کا مقابلہ اس طرز پر تھا کہ ایک صفحہ پر 60 سوالات نمبرز کی ترتیب کیساتھ درج تھے اور ہر ایک جو نمبر بتاتا اس کے مطابق اس سے سوال پوچھا جاتا۔ مشاہدہ معائنہ کا دلچسپ مقابلہ بھی تھا جس میں چیزیں دیکھ کر یاد داشت سے لکھنا۔ لیکوئیڈز سونگھ کر بتانا اور کپڑے کے اوپر سے چیزوں کو ٹٹول کر انکے نام لکھنے ۔

اختتامی اجلاس 28 فروری بروز اتوار تلاوت سے شروع ہوا جو مکرم سید محمود احمد صاحب نے کی عزیزان ندیم احمد طاہر اور اعجاز احمد ظفر نے نظمیں پڑھیں خاکسار نے کی تقریر کا عنوان تھا ’’اسلام اور احمدیت کا تعارف بائبل اور قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں‘‘ مکرم عبد الرشید صاحب نے ’’اسلام ایک پُر امن مذہب‘‘ ہے کو عنوان پر اپنے تجربات کی روشنی میں تقریر کی انہوں نے بتایا کہ انکی شادی ایک پاکستانی لڑکی سے ہوئی ہے اور انکو پاکستان جانے کا بھی موقع ملا ہے اس لئے یہاں جو بھی اسلام کے متعلق غلط بیان کیا جاتا ہے وہ محض ایک پراپیگنڈہ ہے۔ مکرم سید محمود احمد صاحب نے جلسہ کے موضوع مسیح ہندوستان میں کے متعلق نہائیت محققانہ تقریر کی جس میں بائیبل کے حوالوں سے بھی ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی۔ آپ کیسے بچے۔ آپکی ہجرت کہاں ہوئی اور کشمیر میں آپکی وفات اور قبر کے متعلق تفصیل سے بیان کیا جس کے بعد سوالات کا سلسلہ لازمی بات تھی حاضرین نے دل کھال کر سوالات کئے اور یہ سلسلہ کافی لمبا ہوتا گیا اور آخر کار معذرت کیساتھ اسے ختم کرنا پڑا لیکن کھانے کے دوران بھی لوگ اس موضوع کے متعلق مزید پوچھتے رہے۔ آخر میں خاکسار نے مقابلوں میں پوزیشن لینے والوں کو انعامات دئے اور اختتامی دعا کروائی اور یہ جلسہ بھی نہایت کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہوا۔

عطیہ جات: سید محمود احمد صاحب وسیم احمد ظفر۔ انیلہ ظفر۔ ندیم احمد طاہر۔ اعجاز احمد ظفر۔ نائمہ وسیم۔سسٹر آمنہ۔ صادقہ بیگم و مولوی محمد شریف صاحب۔ (امریکہ)۔معمر منیر کھارا۔ظریف احمد۔نعمان احمد۔ ثمرہ سعدیہ (امریکہ) طاہرہ ثمینہ۔ سیدہ صبا احمد۔ عبد الرشید

ساتواں جلسہ سالانہ 2000ء

جماعت احمدیہ برازیل کا ساتواں جلسہ سالانہ 25 اور 26 مارچ 2000ء کو منعقد ہوا۔ اس جلسہ کا موضوع ’’اسلام ایک پر امن مذہب‘‘۔ حاضرین کی تعداد 80 تھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خاکسار کے ایک خط کے جواب میں فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بہت کامیاب کرے اور سعید روحوں کی ہدائت کا ذریعہ بنا دے۔ سب کارکنان کو احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق دے‘‘ نیز جلسہ کی رپورٹس ملاحظہ کرنے کے بعد لکھا کہ ’’ماشاء اللہ بڑا عمدہ پروگرام رہا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کے پروگراموں میں برکت ڈالے اور آپکو مقبول اور مثمر بثمرات حسنہ خدمات کی توفیق دے تمام ناظمین اور معاونین جلسہ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اور انکے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے‘‘۔شہر کی تینوں اخباروں میں رپورٹس شائع ہوئیں ایک ٹیلی ویژن چینل نے بھی مشن ہاوس آ کر انٹرویو لیا اور دو بار نشر کیا۔ پہلے روز کے اجلاس میں خاکسار نے ’’جلسہ سالانہ کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں‘‘ کے موضوع پر تقریر کی

مکرم سید محمود احمد صاحب نے تربیتی موضوع پر تقریر کی جس کے بعد نئے ممبرز نے اپنے تاثرات بیان کئے ۔ اسکے بعد عام دینی معلومات اور بعض دلچسپ گیمز کے مقابلے کروائے گئے ۔

جلسہ کے دوسرے روز نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور بعد نماز فجر درس قرآن کریم ہوا۔ وقفہ کے بعد اختتامی اجلاس خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا تلاوت مکرم سید محمود احمد صاحب نے کی اور ترجمہ بھی پڑھا۔مکرم معمر منیر کھارا صاحب نے نظم پڑھی عزیزم اعجاز احمد ظفر نے ملفوظات پڑھ کر سنائے جسکے بعد عزیزم ندیم احمد طاہر نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ پر تقریر کی خاکسار نے کی تقریر کا موضوع ’’اسلام کے بنیادی عقائد کا تعارف‘‘ تھا اسکے بعد دو مذہبی راہنماوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخری تقریر مکرم سید محمود احمد صاحب کی تھی جو آپ نے ’’اسلام کے محاسن‘‘ کے عنوان پر کی۔ خاکسار نے مقابلوں میں پوزیشن لینے والوں کو انعامات دئے اور دعا کروانے سے قبل دوران سال وفات پانے والی جماعت احمدیہ برازیل کی پہلی اور مخلص خاتون سسٹر آمنہ کا ذکر خیر کیا۔

عطیہ جات: سید محمود احمد صاحب وسیم احمد ظفر۔ انیلہ ظفر۔ ندیم احمد طاہر۔ اعجاز احمد ظفر۔ نائمہ وسیم۔ صادقہ بیگم و مولوی محمد شریف صاحب۔ امۃ المتین ظریف۔ثمرہ سعدیہ (امریکہ)۔ عبد الرشید۔ طاہرہ ثمینہ

آٹھواں جلسہ سالانہ 2001ء

جماعت احمدیہ برازیل کا آٹھواں جلسہ سالانہ مئورخہ 13 اور 14 جنوری 2001 بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہوئے

فرمایا کہ ’’اللہ اپنا فضل فرمائے اور تمام احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطاء فرمائے۔‘‘

اس جلسہ کی خاص بات یہ تھی کہ یہ اکیسویں صدی کا پہلا جلسہ تھا اس میں شاملین کی تعداد 60 تھی ۔ جلسہ سالانہ کا موضوع ’’اسلام و دیگر مذاہب‘‘ تھا۔شہر کی دو اخبارات میں رپورٹس شائع ہوئیں۔ ایک ٹیلی ویژن چینل نے بھی انٹرویو لیکر نشر کیا۔شہر کے میئر نے ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ مبارکباد دی اور نیک جذبات کا اظہار کیا۔ مؤرخہ 13 جنوری کے اجلاس میں زیادہ تر ممبرز جماعت شامل ہوئے تلاوت ۔نظم۔تقاریر کے علاوہ کچھ دلچسپ مقابلے بھی کروائے ۔

جلسہ کے دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد سے ہوا نماز فجر کے بعد درس القرآن بھی دیا گیا ۔ وقفہ کے بعد خاکسار (وسیم احمد ظفر) کی صدارت میں اختتامی اجلاس شروع ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم سید محمود احمد صاحب نے کی اور ترجمہ پڑھ کر سنایا۔عزیزان ندیم احمد طاہر اور اعجاز احمدظفر نے نظمیں پڑھیں خاکسار کی تقریر کا عنوان تھا’’اسلام اور دیگر مذاہب میں ایک جیسی تعلیم‘‘چنانچہ خاکسار نے ان تعلیمات کے بارہ میں بتایا جو سب مذاہب میں کامن ہیں جیسے خدا کا تصور۔ نجات۔ دعا وغیرہ ۔عبدالرشید صاحب نے بتایا کہ انہوں نے اسلام مذہب کیوں اختیار کیا اس لئے کہ اسلام دوسرے مذاہب کی عزت کرتا ہے اور عورتوں کے حقوق کا خیال کرتا ہے ۔ مکرم سید محمود احمد صاحب نے Genetic Engineering کے بارہ میں اسلامی نظریہ بڑی تفصیل سے بیان کیا اس جلسہ میں کیتھولک چرچ سے تعلق رکھنے والے ایک معروف پادری ۔سکالر اور ایک پرنٹنگ پریس کے ڈائریکٹر جناب Volney Berkenbrock بھی شریک ہوئے اور تقریر کی جس میں جماعت کا شکریہ ادا کرنے کے علاوہ اس قسم کے مذہبی رواداری کا جلسہ منعقد کرنے پرخوشی کا اظہار کیا۔ انہیں پرتگیزی زبان میں قرآن کریم کا تحفہ بھی دیا ۔

صدی کے پہلے جلسہ کے اعتبار سے سب شرکاء جلسہ کومنتخب کتب کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔آخر میں خاکسار نے انعامات تقسیم کئے اور دعا کروائی۔

عطیہ جات: سید محمود احمد صاحب وسیم احمد ظفر ۔ انیلہ ظفر ۔ ندیم احمد طاہر ۔ اعجاز احمد ظفر ۔ نائمہ وسیم۔ صادقہ بیگم و مولوی محمد شریف صاحب(امریکہ) ۔ عبد الرشید۔ طاہرہ ثمینہ۔ عدیلہ ملاحت

نواں جلسہ سالانہ 2002ء

جماعت احمدیہ برازیل کا نواں جلسہ سالانہ مؤرخہ 5 اور 6 جنوری 2002 بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوا۔جلسہ کا موضوع تھا’’امن‘‘ اس میں شاملین کی تعداد اندازاً115 تھی ۔شہر پیٹروپولس اور ایک دوسرے شہر کی اخبار نے بھی کوریج دی ۔شہر کے میئر جناب Rubens Bontemps نے بذریعہ فیکس مبارکباد کا پیغام بھجوایا اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اس جلسہ میں ایک خصوصی بات یہ بھی تھی کہ کتب و تصاویر کی نمائش کے ساتھ پاکستانی کلچر کے متعلق بھی ایک دلچسپ نمائش کا انتظام کیا گیا تھا جس میں وہاں کے لباس ۔ جوتے ۔ نقدی ۔ دالیں ۔ ڈاک ٹکٹیں اور مشہور جگہوں کی تصاویر شامل ہیں اس میں لوگوں نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا اور بہت پسند کیا۔پہلے روز کے افتتاحی اجلاس میں تلاوت ندیم احمد طاہر نے کی اور نظم اعجاز احمد ظفر نے پڑھی خاکسار نے اپنی تقریر میں جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کی اور اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی شاملین جلسہ کے لئے دعاؤں کا ذکر کیا۔

جلسہ کے دوسرے روز نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی نیز نماز فجر کے بعد درس القرآن بھی دیا۔وقفہ کے بعد اختتامی اجلاس خاکسار (وسیم احمد ظفر) کی صدارت میں شروع ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم سید محمود احمد صاحب نے کی اور ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔نظم عزیزم ندیم احمد طاہر نے پڑھی ملفوظات عزیزم اعجاز احمد ظفر نے پڑھ کر سنائے ۔جس کے بعد برادرم عبد الرشید نے میئر کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ہماری ایک برازیلین بہن سیدہ صبا احمد نے’’ہمدردی مخلوق‘‘کے بارہ میں اظہار خیال کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ اقتباسات پڑھے ۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں’’دعوی حضرت اقدس مسیح موعود‘‘ کے بارہ میں بتایا ۔ ہمارے ایک بھائی معمر منیر کھارا نے’’اسلام اور سائنس‘‘ کے متعلق دلچسپ تقریر کی اور ان باتوں کے متعلق بتایا جنکی نشاندہی قرآن کریم آج سے چودہ سو سال پہلے کر دی ہوئی تھی ۔ مکرم سید محمود احمد صاحب نے’’اسلام میں عورتوں کے حقوق‘‘ پر نہایت اعلیٰ مدلل تقریر کی اور بتایا کہ دراصل اسلام نے ہی عورت کے بنیادی حقوق قائم کئے ہیں۔

اس اختتامی اجلاس میں مختلف مذاہب کے مندرجہ ذیل 8 نمائندگان

نے بھی شرکت کی اور جماعت کا شکریہ ادا کرنے کے علاوہ اپنے مذہب کا تعارف کروایا اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

João Carlos Muller (Luterana)

Celso Antonio Ferreira (Espirita)

Helio Evando (Maçonaria)

Angela Coutinho (Espirita Kardecista)

Nazira Mussi Taouk ‘(Caboclo – Folha verde)

Therezina (Testemnha de Jeová)

Paulo (Igreja Batista)

Maria Elena (Catholic)

آخر میں مہمانوں کو سوالات کا بھی موقع دیا گیا۔ خاکسار نے اس اعلان کیساتھ اختتامی دعا کروائی کہ ہر ایک اپنے اپنے مذہب کے طریق پر دعا کرسکتا ہے جسکو ہمیشہ کی طرح سب نے تحسین کی نظر سے دیکھا۔

عطیہ جات: سید محمود احمد صاحب وسیم احمد ظفر۔ انیلہ ظفر۔ ندیم احمد طاہر۔ اعجاز احمد ظفر۔ نائمہ وسیم۔ صادقہ بیگم و مولوی محمد شریف صاحب (امریکہ)۔

اللہ تعالیٰ ان جلسوں کی برکات کا وارث بناتا رہے انکے بہترین نتائج مرتب فرمائے اور اس قوم کے دل بھی حق قبول کرنے کے لئے کھولے۔

آمین

مرزا فرحان احمد بیگ۔ نمائندہ الفضل آن لائن بینن

بینن میں ماڈل ولیج کا افتتاح

جماعتِ احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں انسانیت کو دینِ حق کی طرف لانے کے ساتھ ساتھ فلاحی کاموں میں بھی نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔اسی سلسلہ کی ایک کڑی بینن میں ماڈل ولیج کا افتتاح بھی بنی۔ چنانچہ مورخہ 14 نومبر 2021 بروز اتوار IAAAE کے زیر انتظام ماڈل ولیج Gbyekerou کی تقریب افتتاح ہوئی جس میں علاقے کے میئر کے ساتھ ساتھ وہاں کے بادشاہ اور پولیس کے سربراہ نے شرکت کی۔ اسکے ساتھ ساتھ وہاں 400 سے زائد احباب نے شرکت کی۔

اس ماڈل ولیج میں 80 گھروں میں بجلی فراہم کی گئی۔ ہر گھر کو سولر انرجی سے چلنے والے 3 بلب لگائے گئے، موبائل چارج کرنے جیسے کاموں کے لئے ایک ساکٹ بھی لگایا گیا۔ اسکے علاوہ 10 سٹریٹ لائٹس لگائی گئی۔ پانی کی فراہمی کے لئے بور ہول کر کے موٹر اور بڑی ٹنکی لگائی گئی جس سے 6 مختلف پوائنٹس پر پانی کے نل لگائے گئے ان میں سے ایک کو نیکشن وہاں

کے سکول کو بھی دیا گیا۔

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جس کے بعد معزز مہمان اور میئر صاحب نے جماعت احمدیہ کی انسانی خدمت کی کاوشوں کو سراہا۔ میئر صاحب TCHAOUROU نے کہا کہ ہم احمدیت کی ان خدمات کو عرصہ دراز سے جانتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ احمدیت ہمارے لئے ہے اور ہم انکے لئے ہیں۔ اس گاؤں میں جماعت نے جو انسانیت کی یہ خدمت کی ہے یہ قابل ستائش ہے انہوں نے ان کاوشوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا، IAAAE کی طرف سے آئے ہوئے انجینئرز اور جماعت کے ہر کارکن کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا، سب کیلئے محبت کا اظہار اور دعائیہ کلمات کہے۔ چیئرمین IAAAE مکرم اکرم احمدی صاحب نے سب کو بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد انسانیت کی خدمت تھا اور جماعت جو اصل اسلام کا چہرہ ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ کے ممالک میں غریب انسانیت کی خدمت کر رہی ہے اور انہوں نے بتایا کہ یہ پراجیکٹ ابھی ختم نہیں ہوئے مستقبل میں کمیونٹی سینٹر اور دیگر پراجیکٹ مکمل کیے جائیں گے۔ ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کے چیئرمین مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب نے بھی اپنی تقریر میں کہا COVID-19 کے حالات کے باوجود جماعت کی انسانی خدمات کو جاری رکھنا خلیفہ وقت کی افریقہ سے محبت اور انسانیت سے ہمدردی ہے اور اس گاؤں میں ہونے والا فری میڈیکل کیمپ بھی اسی کی ایک کڑی ہے انہوں نے ملک کے صدر اور وزیر صحت کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے موجودہ حالات کے باوجود جماعت کو ان خدمات کے مواقع فراہم کیے۔ اس کے بعد امیر صاحب بینن نے شرکاء کو سارے پراجیکٹ کے بارے میں بریفنگ دی اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کا مشن ہر رنگ و نسل کے انسانوں کی خدمت کرنا ہے۔ انسانی خدمات ہیں اور جس اس کے بعد اس ماڈل ولیج کا افتتاح کیا گیا اور بجلی پانی کی سہولیات اس گاؤں کے ہر باسی کیلئے کھول دی گئی جس پر فضا نعرہ تکبیر سے گونج اٹھی۔

اس تقریب کے بعد میئر آف Tchouraou نے اس سارے پراجیکٹ کا وزٹ کیا اور میڈیکل کیمپ میں شامل ڈاکٹرز کی بھی حوصلہ افزائی کی اور بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ آپ ہمارے لئے بغیر مانگے ان خدمات کو سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کیمپ میں 350 سے زائد مریضوں نے استفادہ کیا۔ دیگر امراض کے ساتھ دانتوں کے امراض میں لاحق افراد کو مفت ادویات فراہم کی گئیں اسی طرح بچوں کو دانتوں کی صفائی کیلئے ٹریننگ دی گئی اور حاملہ خواتین میں مفت مچھر دانیاں تقسیم کی گئیں۔

اس سارے پروگرام کو ملکی سب سے بڑے اخبار La Nation اور نیشنل ٹی وی چینل ORTB اور CANAL 3 نے بھی کوریج دی۔

بقیہ: اداریہ ... از صفحہ 3

بقیہ: اداریہ ... از صفحہ 3

لایا ہوں۔ اسے قبول کرو'' فجزاہ اللہ تعالیٰ فی الدارین خیرًا کثیرا۔

ابھی میں اس بزرگ کی پیش کی گئی قربانی، اللہ کی راہ میں غیر معمولی توانائی اور جماعت سے بے انتہا محبت کا سوچ ہی رہا تھا کہ چند لمحوں کے بعد 10،12 ممبرات لجنہ کا قافلہ مشن ہاؤس کی طرف پا پیادہ بڑھتے ہوئے دیکھا۔ ان خواتین نے اپنے نوزائیدہ بچے اپنی کمروں پر چادروں سے باندھ رکھے تھے۔

(سیرالیون میں جفاکش اور محنتی عورتیں اپنے بچوں کو پیٹھوں پر باندھ کر میلوں میل کا فاصلہ طے کرتی ہیں) جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے مشن ہاؤس آنے والے اس قافلہ میں کوئی چھوٹا بچہ تھا اور کوئی ذرا بڑا۔ ان میں سے بعض نے ایک ایک بچہ اپنی انگلی سے پکڑا ہوا تھا اور سروں پر زادِ راہ، کپڑوں اور سازوسامان کی گٹھریاں تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان عشاق اور مخلص خواتین نے آتے ہی کہا کہ مولوی صاحب! ہم 37 میل کا پیدل سفر کر کے جلسہ سالانہ کے لئے حاضر ہوئی ہیں۔ اور پوڈا پوڈا (سواری کا نام) کی یہ رقم ہم نے بچائی ہے۔ یہ چندہ جلسہ سالانہ کے طور پر قبول کر لیں

یہ صرف سیرالیون کے چند واقعات اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے اس دور کے نبیؑ کو عطا ہونے والی الہامی پیش خبری ''یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ'' کے حوالہ سے بیان کر دیئے ہیں ورنہ افریقہ کے دوسرے ممالک اور دنیا بھر کے قادیان سمیت دیگر ممالک میں آباد احمدی جماعتوں کی تاریخ ایسے حقیقت پسندانہ اور ایمان افروز واقعات سے رقم ہے۔

اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی اس عظیم الشان عمارت کو جس کی بنیادی اینٹ خود اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ رکھی مضبوط سے مضبوط تر کرتا چلا جائے۔ اور جہاں اس کی منازل میں ترقی ہو وہاں اس کے شرکاء کی آمد میں اضافہ ہوتا چلا جائے، نیز اس کے ساتھ ساتھ وہ مخلصین جماعت جو ان للٰہی جلسوں میں قربانیاں کر کے شریک ہوں اللہ تعالیٰ ان کے نفوس و اموال میں برکت ڈالے اور ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء کرام اور محبین و بزرگان جماعت کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

(ابو سعید)

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ

(المائدہ: 115)

ترجمہ: اے اللہ ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اُتار جو ہمارے اوّلین اور ہمارے آخرین کے لئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تُو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رزق و راحت میں وسعت دیئے جانے کی دعا ہے۔

اس سے پہلے اور بعد کی آیات میں قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ، آپ کے حواریوں اور اللہ تعالیٰ کا آپ سے یوں مکالمہ مذکور ہے کہ جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تیرے ربّ کے لئے ممکن ہے کہ ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اتارے؟ اس (یعنی عیسیٰ) نے کہا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اگر تم مومن ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل اطمینان پا جائیں اور ہم جان لیں کہ تُو نے ہم سے سچ کہا ہے اور اس پر ہم گواہ بن جائیں۔ عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے اللہ ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اُتار جو ہمارے اوّلین اور ہمارے آخرین کے لئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تُو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ اللہ نے کہا کہ میں وہ تم پر ضرور اتاروں گا۔ پس جو کوئی اس کے بعد تم میں سے ناشکری کرے تو میں اسے ضرور ایسا عذاب دوں گا جو تمام جہانوں میں کسی اور کو نہیں دوں گا۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

بقیہ: دیارِ مسیح قادیان کا دینی سفر ... از صفحہ 7

نوٹس کے اچانک پنڈت لیکھرام کے قتل کے متعلق دار المسیح کی تلاشی کے لیے آیا۔ ڈھاب والی جگہ جس کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ نے رسالہ الوصیت میں کیا ہے۔ بہشتی مقبرہ، مقام بیعت اولیٰ، شہ نشین، مکان حضرت اماں جانؓ، کمرہ جہاں جنازہ سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کا تابوت مبارک رکھا گیا۔ کوٹھی دار السلام، تعلیم الاسلام کالج، مسجد نور، نور ہسپتال (نیا اور پرانا) لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ، حضرت مسیح موعودؑ کا آبائی قبرستان، بیت الظفر، بیت الرحمت، بیت الفضل، احمدیہ محلّہ، مسجد انوار، سرائے طاہر، یادگاری گیٹ خلافت جوبلی، گیسٹ ہاؤس لجنہ اماء اللہ، ماریشس گیسٹ ہاؤس، آسٹریلیا گیسٹ ہاؤس، احمدیہ بورڈنگ، بورڈنگ تحریک جدید (موجودہ خالصہ ہائی سکول) قادیان ریلوے اسٹیشن، احمدیہ لائبریری، نمائش قرآن اور تصویری نمائش جس میں رفقائے حضرت مسیح موعودؑ کی تصاویر دیکھنے کا موقع ملا۔ انجمن احمدیہ کے دفاتر، خدام الاحمدیہ کے دفاتر، سرائے وسیم، سمرقند ہاؤس اور دیگر دفاتر، جدید لنگر خانہ روٹی پلانٹ جس میں آٹا گوندھنے سے لے کر روٹی پکنے تک کا تمام عمل بذریعہ مشین (پلانٹ) ہوتا ہے۔ سلسہ کے نظاروں سے تشنہ آنکھوں کی پیاس تھی کہ بجھنے کا نام نہ لیتی تھی۔

26 دسمبر 2014ء بروز جمعۃ المبارک جلسہ کا آغاز ہوا۔ جلسہ گاہ نئی جگہ پر بنائی گئی تھی۔ جہاں 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان تشریف لائے تھے اور جلسہ منعقد ہوا تھا۔ وسیع وعریض جلسہ گاہ، جلسہ گاہ کے انتظامات یہ تمام وہ چیزیں تھیں جو روحانی پیاسوں کی تسکین کا موجب تھی۔ جن کے لیے روحانی پیاسے تاریخ مقررہ تک پہنچنے کے لمحات کس قدر بے چینی اور اضطراب میں گزار رہے ہوتے ہیں۔ دس بجے صبح پرچم کشائی ہوئی دعا کے بعد فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ تلاوت، نظم کے بعد افتتاحی خطاب و دعا مکرم مولانا محمد انعام غوری ناظر اعلیٰ قادیان نے کی۔ دعا کے ساتھ ہی سہ روزہ جلسہ کا آغاز ہوا۔ نماز جمعۃ المبارک جلسہ گاہ میں ادا کی گئی۔ پھر جلسہ سالانہ کے تینوں ایام میں روح پرور اور ایمان افروز تقاریر سے استفادہ کرتے رہے۔ جلسہ پر مذہبی رواداری کا وہ عظیم الشان مظاہرہ دیکھا جو صرف اور صرف جماعت احمدیہ کا ہی طرہ امتیاز ہے۔ پیار، محبت اور یگانیت کا عملی نمونہ انہی کا ورثہ ہے۔ جلسہ سے نہ صرف اکابرین جماعت نے بلکہ دیگر مذاہب ہندو، سکھ، عیسائی اور دیگر سرکردہ شخصیات نے بھی خطاب کیا اور جماعت کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ بھارت کے علاوہ 37 ممالک کے نمائندوں نے جلسہ سالانہ میں اپنے ملکوں کی نمائندگی کی۔ جلسہ میں سب ایک دوسرے سے ایسے مل رہے تھے جیسے مدتوں بچھڑے مل رہے ہوں اور اس کا اظہار نہ صرف زبان سے بلکہ خوشی سے کھلتے چہروں سے بھی دکھائی دے رہا تھا۔

28 دسمبر بروز اتوار سہ پہر مکرم محمد انعام غوری ناظر اعلیٰقادیان نے تمام شاملین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے براہِ راست اختتامی خطاب تھا جو مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں لگی بڑی سکرین پر سنا اور دیکھا گیا۔ خطاب کے آخر پر حضور پُرنور نے اجتماعی دعا کروائی عجیب سماں تھا کہ قادیان کے نعرے لندن میں اور لندن سے لگائے جانے والے نعرے قادیان میں سنے جا رہے تھے۔ جلسہ کے ایام میں دھند بھی رہی بادل جھکے رہے اور سخت سردی میں عشاق حضرت مسیح موعودؑ نہایت صبر و وقار سے اس جلسہ کی کاروائی سنتے رہے۔ جنہوں نے جلسہ نہیں دیکھا ان کی چشم تصور اس کا نظارہ کرنے سے قاصر ہے۔ جلسہ دیکھنے کی ایک یہ چیز ہوتی ہے کہ روحانی بھوکے سیر ہو کر گھروں کو لوٹتے ہیں۔ اے کاش! یہ دن اور یہ جلسے بار بار آئیں جو ہماری اولادوں کو یاد رہ سکیں۔ ہمارے سنانے سے نہیں سمجھ سکتے کہ جلسہ کیا کیا برکات لے کر آتا ہے۔ کاش! یہ فضائل ہماری اولادیں دیکھیں اور آئندہ نسلوں کو ان کا آنکھوں دیکھا حال سنانے کے قابل ہوں۔

اس طرح یہ خالص دینی جلسہ حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کو جو اس للہی جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لیے آپ نے کیں سمیٹتے ہوئے اختتام پذیر ہوا۔ قادیان میں تو مدتوں رہنے کو جی کرتا ہے اور عرصہ دراز سے بچھڑے ہوئے رشتہ داروں سے ملنے کو آنکھیں ترستی ہیں لیکن وہ دن بھی آ گیا کہ مسکراتے چہروں کے ساتھ آنے والے مہمان نمناک آنکھوں کے ساتھ رخصت ہونے لگے جن میں قادیان کے علاوہ جموں وکشمیر، راجوری، چارکوٹ، کوٹلی کالابن اور دیگر علاقے شامل ہیں کثیر تعداد میں جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے تھے اور ایک لمبے عرصے کے بعد ان کے چہروں کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس طرح ہم سب کے لیے یہ جلسہ ہر رنگ میں یادگار اور باعث برکت اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کا باعث بنا۔ اے خدا! تو ہمارے گناہ معاف کر دے۔ ہمیں پھر وہ دن عطا فرما کہ ہم دوبارہ جلسہ سالانہ پر اپنے پیاروں کی زیارت کر سکیں۔ دس روز برکات کے سایہ میں وقت گزار کر جماعتی احکامات کی تعمیل میں مورخہ 31 دسمبر 2014ء کو واپس آنا پڑا۔

بیٹھ کر دار المسیح کے سایہ میں سوچا کے
یہ سعادت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے

چھوٹی مگر سبق آموز بات

سبقت لے جانے کا گُر

آج کے دور کے مقابلے کی دوڑ میں کئی لوگ دوسروں کی کامیابیوں پر حسد کرتے ہوئے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے غیر ضروری تنقید کرتے ہیں اور بلاوجہ بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ شاید وہ سمجھتے ہیں کہ ایسا کر کے اپنے لیے آگے بڑھنے کی راہ ہموار کر رہے ہیں، جو کہ ایک غلط خیال ہے۔ دوسروں کو چھوٹا کر کے کوئی بڑا نہیں ہوتا بلکہ خود کو چھوٹا سمجھ کر بڑا بن سکتا ہے اور اپنے اچھے خلاق و کردار اور نیکیوں میں سبقت لے جانے والا سب سے آگے بڑھ جاتا ہے۔

مرسلہ: ناصرہ احمد۔ کینیڈا

			23 دسمبر 2021ء
غروب آفتاب	طلوع فجر		
17:45	05:33		مکہ مکرمہ
17:39	05:39	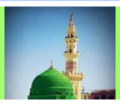	مدینہ منورہ
17:30	05:58		قادیان
17:10	05:38		ربوہ
15:59	06:36		اسلام آباد ٹلفورڈ